جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للہ والمنۃ

بفضلِ رحمانی و امدادِ یزدانی رسالہ موسومہ بہ

دُرّۂ نادریّہ

برسرِ

فرقۂ مرزائیہ

جسمیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذب اور مفتری ہونیکے ثبوت میں نہائیت پختہ روشن ادلّہ اور محققانہ ابحاث ہیں جنہیں طالبینِ حق ملاحظہ فرماکر بہت مسرور ہونگے

مؤلفہ

بندۂ خاکسار نادر علی عفی عنہ ساکن گڈھ شنکر
محلہ جوڑیاں ضلع ہوشیارپور

مطبع ہرپریس امرتسر میں باہتمام علامہ حسین کاشمیری منیجر و پرنٹر چھپا

بار اول ۱۰۰۰ قیمت ۸ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ الکریم۔

امابعد برادران اسلام! عرصہ دراز سے میں مرزا صاحب کی تالیفات کو دیکھ رہا تھا آخر جب میں اُن کو دیکھتے دیکھتے اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا صاحب نے اپنی ہر ایک کتاب میں توہین انبیاء و تکذیب و تذلیل مرسلان و تجہیل و تکفیر علمائے کرام کی ہے اور عام مسلمانوں کو دھوکا دیکر اپنے جال میں پھنسایا ہے تو اس اثناء میں مینے اپنا فرض اولین سمجھ کر اس میدان میں قدم بڑھایا لہذا اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ ایسا رسالہ لکھا کہ اگر فرقہ باطلہ مرزائیہ پورا پورا زور لگائے تو بھی اس کا جواب ہرگز ہرگز نہ دے سکے۔ رسالہ ہذا میں قادیانی نام نہاد مسیح کے ایسے واقعات جھوٹے تحریر کیے گئے ہیں کہ مقلدین مرزا تا قیامت ثابت نہیں کر سکینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ ناظرین غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

دوستو! برا نہ مانئے گا شکوہ و شکایت اپنے ہی سے ہوتا ہے۔ خدارا ایک نظر اس پر ڈالئے کہ وہ دن قریب ہے کہ احکم الحاکمین کا دربار ہوگا ہم اور آپ اور سب اگلے پچھلے حاضر ہونگے اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ اے مجرمو! آج کے دن ہمارے دربار سے الگ ہو جاؤ۔ آپکی دوکانداری اور گاہک سے میٹھی چپڑی باتیں آپکا مال و دولت آپکی دنیاوی وجاہت آپکی کثرت اولاد اُس دن کام نہ آئیگی اُس دن کام آنے والی چیز صرف اتباع خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہوگی پھر یہ کیا اتباع ہے کہ جس پودے کی پرورش میں محبوب رب العالمین
نے پیٹ سے پتھر باندھے ہوں پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھوائی ہو گلا
گھٹوایا ہو دندانِ مبارک شہید کرائے ہوں رخسار مبارک پر زخم کھایا ہو مکہ
چھوڑ کر مدینہ بسایا ہو دنیاوی آرام و آسائش میں ایک دن نہ گذرا ہو اور جس
پودے کو صحابہ کرام رض نے اپنے خون کی ندیوں سے سینچ کر پرورش کیا ہو
اور جس پودے کی پرورش میں ابوبکر صدیق رض جیسا بزرگ سب کچھ نثار کر دے
اور فاروق اعظم جیسا خلیفہ رض پیوند لگائے پھرے آج اس پودے کے لئے
ایک جانب تو مخالفین اسلام اس کی بیخکنی کے درپے ہیں دوسری جانب
بطلان پرست و ناعاقبت اندیش فرقہ مرزائیہ اسلام میں خواہ مخواہ گھس کر
بھیس بدل کر اس کی بیخکنی کر رہے ہیں اور اپنے مواد فطرت کی ہواؤں اور
جہالت کے بخارات سے عوام کے اعتقاد متعفن اور گندے کر رہے ہیں مزید
براں تیسری جانب مسلمانوں کی خواب غفلت اس کیلئے باعث زوال بن رہی
ہے آپ جانتے ہیں کہ اہم فرض ایک مسلمان کا اس پودے کے لئے اشاعت
و تبلیغ اسلام ہے زمانہ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں تمام صحابہ کرام
اسی کام میں مشغول رہے خلفائے راشدین المہدیین کے وقت میں بھی
یہی سب سے بڑا فرض سمجھا جاتا رہا ہے حضرات تابعین بھی اسی میں کوشاں
تھے مگر جب سے دنیا کے مال و دولت اور لذات وغیرہ نے مسلمانوں کے دلوں
میں جگہ پائی اسیوقت سے اس کام میں کمی ہونی شروع ہو گئی جوں جوں محبت
دنیا بڑھتی گئی مال و دولت میں ترقی اور مسلمانوں میں تنزل ہونے لگا اور
اللہ تبارک تعالےٰ کا پسندیدہ پودہ یعنے دین اسلام جس کو صحابہ کرام
نے اپنے خون سے آبیاری کر کے پروان چڑھایا تھا آج ہم اسکو اپنے
باریک اور قیمتی کپڑوں اور کامدار ٹوپیوں اور جوتیوں اور شادی اور غمی کی
فضول اور بُری رسموں اور اسراف و تبذیر کی بھینٹ چڑھا دیں۔

اے مسلمانو! اٹھو اور ایک ہو جاؤ اور اپنے گھر کے جھگڑوں کو چھوڑ دو اور
ان بد رسموں کو اپنے دلوں سے نکال دو اور دنیا کو دکھا دو کہ اس پودے
یعنے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مسلمان اپنا مال اور جان
چین اور آرام سب کچھ نثار کرنیوالے ہیں آج آزمائش کا دن تمہارے سامنے
ہے عمل سے ثابت کردو کہ دنیا و مافیہا مسلمان اپنے مالک کی رضا جوئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں نثار کرنا ادنےٰ سی بات سمجھتے
ہیں اور اسی طرح وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ کا مصداق بنجاؤ اور
تمہارے لئے یہ ارشاد عزوجل ہے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ اللہ عزوجل نے مسلمانوں
کو معلم الناس بنایا اور ایک کام انکے سپرد کیا کہ لوگوں کو اچھی اور مفید باتوں
کی طرف توجہ دلائیں اور بری باتوں سے روکیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ
یعنے تم میں سے جو کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو ہاتھ سے روکے اگر ایسا
نہ کر سکے تو زبان سے بذریعہ نصیحت منع کرے اگر ایسا نہ کر سکے تو دل سے برا
سمجھکر اس میں شرکت نہ کرے یہ درجہ آخری درجہ ایمان ہے لہٰذا یہ رسالہ
اسی غرض سے لکھا گیا تا کہ لوگ اسکو پڑھ کر فرقہ باطلہ مرزائیہ سے پرہیز
اور اس سے نصیحت پکڑیں۔ قال اللہ تبارک و تعالےٰ فی القرآن المجید
تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (سورہ الحاقہ پارہ
تبارک الذی)۔

برادران اسلام! مرزا صاحب خود اپنی کتاب اربعین نمبر ۳ صفحہ ۴ میں
اور اُن کے مرید اس آیت سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرتے ہیں اور

جب کبھی اُن کے ساتھ مناظرہ کیا جاتا ہے تو اُن کی طرف سے یہ آیت بطور
استدلال پیش کیجاتی ہے اور اس آیت کا یہ مطلب تبلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک مفتری علے اللہ کو تیئیس ۲۳ برس سے زیادہ مہلت نہیں ملتی ہے بلکہ
اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہموں کو جلدی
کھاتی رہی ہے۔ اگر مرزا صاحب تمہارے زعم کے مطابق جھوٹے اور مفتری
تھے تو اللہ نے اُن کو عرصہ دراز تک کیوں چھوڑ دیا تھا جبکہ اس آیت سے
ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹا ملہم اور مفتری علی اللہ تیئیس ۲۳ برس سے زیادہ زندہ
نہیں رہ سکتا ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صداقت کے لئے نازل فرمایا ہے اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ یہ قرآن مجید
اُتارا ہوا ہے پروردگار عالموں کی طرف سے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے کوئی
اوپر ہمارے بعض جھوٹی باتیں البتہ پکڑیں ہم اس کا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالیں
ہم اس سے رگ گردن کی۔ اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد دعوے نبوت
کے تیئیس ۲۳ برس تک زندہ رہنا دلیل ہے اس بات کی کہ جھوٹا ملہم اور مفتری
علے اللہ تیئیس ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا ہے لہذا اسیطرح سے مرزا صاحب
کا بعد دعوے نبوت وغیرہ کے تیئیس ۲۳ برس تک زندہ رہنا ثابت کرتا ہے کہ وہ
اپنے تمام دعاوی میں سچے اور صادق تھے اگر وہ بالفرض محال تمہارے
زعم کے مطابق جھوٹے اور مفتری ہوتے تو ضرور تھا کہ وہ بعد دعوے نبوت کے
تیئیس ۲۳ برس سے پہلے نیست و نابود ہو جاتے لہذا اس آیت سے ثابت ہوا
کہ مرزا صاحب اپنے تمام دعاوی میں سچے اور صادق تھے اس کا جواب
یہ ہے کہ یہ قضیہ تخصیہ ہے نہ کہ کلیہ۔ ہاں اگر کلیہ مان بھی لیا جائے یعنی
اگر نبی بالعموم لیا جائے تو نبی ہونا پہلے شرط ہے یعنی نبی ہو اور جھوٹ
بولے تو پھر اسکو جلد سزا ملے۔ مرزا صاحب نبی نہیں تھے۔ جھوٹ بولا
ہلاک نہیں ہوئے رہا اسپر یہ اعتراض اُٹھنا کہ سچا نبی اور جھوٹ بولے

اس کا کیا مطلب؟ اس کا جواب یہ ہے کہ لَوْ محال کے لئے آتا ہے یعنی
یہ بات محال ہے کہ نبی جھوٹ بولے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا یعنے یہ بات محال ہے کہ ایک خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا ہو
جب دنیا کے تاریخی واقعات پر غور کیا جاتا ہے تو مسلمان اور غیر مسلمان
سب ہی کو اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ عالم دنیا جھوٹے اور مفتری
ملہم کی سزا کا مقام نہیں ہے اور نہ ان کی گرفت کیلئے کوئی میعاد مقرر ہے
جب قرآن مجید پر غور کیا جاتا ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کیلئے جو
کامیابی اور فلاح کی بشارت دیگئی ہے اور مفتریوں اور کافروں کیلئے
ناکامی اور عدم فلاح کی وعید سنائی گئی ہے ان دونوں کا وقت مرنے کے
بعد ہے۔ اور آیت مذکورہ بالا سے مرزا صاحب کی صداقت کے لئے یہ
استدلال پیش کرنا سراسر غلط ہے کیونکہ اس آیت میں جو بعض الاقاویل
کا لفظ آیا ہے وہ جھوٹے ملہم کو سزا سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ اس آیت
کا مطلب یہ ہے کہ سچا ملہم اگر اپنے سچے الہاموں کے ساتھ بعض جھوٹے
الہام بیان کر دے تو اُس کی سزا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان کی ہے
غرض بعض الاقاویل کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے ملہم کو اس
آیت سے نکال دیا ہے۔ چونکہ یہ آیت بالاتفاق مکی ہے یعنی اُس وقت
نازل ہوئی ہے جس وقت تھوڑا سا قرآن شریف نازل ہوا تھا اسلئے بعض
کے معنی کل کے کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ بعض مرزائیوں کے مولوی
اپنی ناسمجھی سے اور عام لوگوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے بیان کیا کرتے
ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صداقت کے لئے نازل فرمایا ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا
سچا ملہم اگر بالفرض بعض جھوٹی باتیں اپنی طرف سے ملا کر کہے اور بعض
سچی باتیں تو اُن کے لئے اس آیت میں فرمایا جاتا ہے کہ البتہ پکڑیں ہم اسکا

داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالیں ہم اس سے رگ گردن کی اگر سراسر جھوٹا ملہم
جھوٹی باتیں لوگوں سے بیان کرے اور کہے کہ میرے اوپر اللہ تعالیٰ کی
طرف کے وحی نازل ہوتی ہے تو ان کے لئے عالم دنیا سزا کا مقام نہیں بلکہ
بعد مرنے کے ہے جیسے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم دنیا جھوٹے
ملہم کی سزا کا مقام نہیں بلکہ بعد مرنے کے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ
إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَىٰ
إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ
أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ (سورہ انعام
ع ۱۱) ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھکر کون ظالم ہے جس نے خدا پر
افترا کیا یا یہ کہا کہ مجھ پر وحی کیگئی حالانکہ اس پر کچھ وحی نہیں کی گئی (محض
جھوٹا دعوے کرتا ہے) یا کوئی اپنے کمال کے غرور پر یہ کہے کہ جیسی باتیں
خدا کی طرف سے اس رسول پر اتری ہیں ایسی ہم بھی اپنی طرف سے اتار سکتے
ہیں یعنے اپنے ذہن اور دماغی قوت سے بیان کر سکتے ہیں ان تینوں گروہوں
کو بڑا ظالم فرما کر ظالموں کی حالت اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ اے مخاطب
اگر تو ان ظالموں کی حالت کو دیکھے تو تیرا عجب حال ہو کہ موت کی بیہوشی میں
پڑے ہیں (جان کنی ہو رہی ہے) اور فرشتے جان نکالنے کے لئے ہاتھ
بڑھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی جانیں نکالو (اب تک تو تم نے چین کیا یا جس طرح
رہے) مگر اب تمہارے کئے کا بدلہ تم پر عذاب کیا جائیگا جس کی وجہ سے تم
ذلیل و رسوا ہو گے یہ عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ تم خدا پر افترا کرتے تھے
اور جھوٹی بات اس کی طرف منسوب کرتے تھے؛

ناظرین! اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے کہ مفتری اور جھوٹے کی سزا
کا وقت مرنے کے بعد ہے اور جانکنی کے وقت جو کچھ تکلیف ہوتی ہے وہ

اُس کی تمہید ہے جس طرح بدمعاشوں کو جیل میں جانے کے پہلے کچھ مار پیٹ
ہو جاتی ہے اصل سزا کی جگہ جیل ہے اسی طرح سورہ اعراف ع ۴ میں
یہ آیت ہے فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
بِآيَاتِهِ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ
إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ
كَانُوا كَافِرِينَ قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ

ترجمہ:۔ پس کون شخص ہے زیادہ ظالم اُس شخص سے کہ باندھ لیوے
اوپر اللہ کے جھوٹ یا جھٹلاوے نشانیوں اوسکی کو یہ لوگ پہونچیگا اُن کو
حصہ اون کے لکھے میں سے یہاں تک کہ جب آوینگے اُن کے پاس بھیجے
ہوئے ہمارے قبض کرتے ہوئے کہیں گے کہاں ہیں جنکو تھے تم پکارتے سوا
خدا تعالیٰ کے کہیں گے کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دینگے اوپر جانوں اپنی
کے یہ گروہ تھے کافر کہیگا داخل ہو بیچ اُن جماعتوں کے کہ تحقیق گذری ہیں
پہلے تم سے جنوں اور آدمیوں سے بیچ آگ کے؛ دوستو! اس آیت سے
تین باتیں ثابت ہوتی ہیں اول یہ آیت عام ہے کسی خاص مفتری یا مکذب
کے لئے نہیں جملہ من افتریٰ میں جو لفظ من ہے وہ عموم پر دلالت کرتا ہے
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مفتری کا حکم بیان کیا گیا ہے۔
اور آیت کا ماسبق بھی اس عموم کا شاہد ہے دوم ہر قسم کا افترا کرنیوالا
اور اُس کی آیتوں سے انکار کرنیوالا ایک ہی حکم میں ہے۔ ان دونوں کیلئے
نہ دنیا میں کوئی فرق ہے نہ آخرت میں۔ ان دونوں گروہوں کی مقدار راحت
و آرام و آسائش دنیا اور مقررہ رزق اور معینہ عمر میں کچھ کمی نہیں ہوتی
بلکہ دنیا میں اُن کو مال و دولت دیکر خوش کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ اس آیت سے
ثابت ہوتا ہے مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ

فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ نَّصِیْبٍ (شوریٰ ۲۶) ترجمہ:- جو کوئی چاہتا ہے
کھیتی آخرت کی زیادہ دیتے ہیں ہم اسکو بیچ کھیتی اُسکی کے اور جو کوئی چاہتا
ہے کھیتی دنیا کی دیتے ہیں ہم اُسکو اُس میں سے اور نہیں ہے واسطے بیچ
آخرت کے کچھ حصہ • مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں مال و دولت چاہتا
ہے اللہ تعالےٰ اُس کو اُس کی نیت کے مطابق مال و دولت دنیا میں دیکر
خوش کر دیتا ہے اور اُس شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے
بلکہ دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مال و دولت
دیکر آزمائش کرتا ہے فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ
وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ
عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ط (ترجمہ) جب انسان کا پروردگار
اُس کو آزمائش کے طور پر عزت دیتا ہے اور اُسکو دنیاوی انعام و اکرام
یعنے مال و دولت بخشتا ہے تو وہ انسان یوں کہتا ہے کہ میرے رب نے
مجھے بزرگی دی اور جب اُسے آزمائش میں ڈال کر فلاکت میں مبتلا کرتا ہے
تو وہ انسان یوں کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔
الحاصل آیات قرآنیہ اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب
اور اُن کے مریدوں کا اپنی کسی دنیاوی کامیابی کو اپنی صداقت میں پیش
کرنا عظیم الشان غلطی ہے۔ دیکھو خدائے قہار نے فرعون کو جو مدعیٔ الوہیت
تھا کس قدر مال دیا تھا اور اُس کی عمر کو اس قدر بڑھایا کہ چار سو برس
کی طویل زندگی میں اُسکو خفیف سا بخار تک بھی نہیں ہوا علےٰ ہذا القیاس
صالح بن طریف کو دیکھو وہ انتہائے مغرب میں قوم برغواطہ کا عالم تھا۔
جسکے واقعات اور حالات پر نظر کرنے سے حضرت مرزا صاحب آنجہانی
کا بہت بڑا دعوےٰ غلط ہو جاتا ہے اور پھر کسی منصف مزاج شخص کو انکے
کاذب و مفتری اور خود ساختہ نبی ہونے میں تامل نہیں رہتا۔ اُس کے

مختصر حالات ملاحظہ ہوں۔ اس کا باپ طریف ایک غریب شخص تھا۔
مگر دوسری صدی کے شروع میں اپنی قوم کا بادشاہ اور سردار ہو گیا
تھا اور نبوت کا دعوےٰ بھی اس نے کیا تھا بعد دعوائے نبوت اسکو ایسا
فروغ ہوا اور اس قدر لوگ اسکے معتقد ہوئے کہ وہ اپنی قوم کا بادشاہ
ہو گیا اسکے مرنے کے بعد اس کی سرداری اور حکومت اسکے بیٹے صالح
کو ملگئی چونکہ یہ صالح پہلے سے عالم اور نیک مشہور تھا اور حکومت ملنے
کے بعد اس کی حالت پلٹی اور اسکے ایسے خیالات بلند ہوئے کہ اس نے
نبوت کا دعوےٰ کر دیا اور یہ بھی دعوےٰ کیا کہ مجھ پر قرآن شریف نازل
ہوتا ہے اور الگ الگ سورتوں کے نام بتلائے مثلاً سورۃ الدیک
سورۃ الحجر۔ سورۃ الفیل۔ سورۃ آدم۔ سورۃ نوح اسکے سوا بہت انبیاء
وغیرہم کے نام پر سورتوں کے نام تھے اور اس میں کچھ احکامات حلال
اور حرام بھی بیان کئے تھے۔
دوستو! اجائے غور ہے کہ یہ شخص اور اسکے متبعین قرآن مجید کو من کر
اور حضرت محمد رسول اللہ کو سچا جان کر یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ جناب
رسول اللہ کے بعد مستقل نبی آسکتا ہے اور اس پر بہت ایسے الہامات
ہوئے کہ جس میں حلال و حرام کے متعلق احکامات تھے اور اُن کے پیروان
اُن احکامات پر عمل بھی کرتے تھے اور ان سورتوں کو اپنی نماز میں پڑھا
کرتے تھے۔ **حضرات!** اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ صالح بن طریف جھوٹا
مدعی نبوت جس نے وحی والہام کا اس زور سے دعوےٰ کیا کہ دوسرے
اپنے اوپر قرآن کا نزول بتایا اور اس کے زمانے کے لوگوں نے اس کو مانا
باوجود جھوٹا اور مفتری ہونیکے کس قدر یہ شخص کامیاب ہوا۔ تاریخ ابن
خلدون سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص نے چھیالیس ۴۶ برس یا اس سے
بھی زیادہ دعوائے نبوت کے ساتھ بادشاہت کی اور اُس کی اولاد میں کئی سو
برس تک زور شور سے بادشاہت رہی۔ تاریخ مذکور کی جلد ۶ صفحہ ۲۰۷

میں پہلے لکھا ہے کہ اس کا باپ مرا اور اس کی سلطنت کا یہ مالک ہوا پھر اس نے دعوے نبوت اور نزول قرآن کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ صالح کا ظہور یعنے اسکے دعوے کی ابتداء یا اس کا شہرہ ہشام ابن عبد الملک کی خلافت میں ہوا اور تاریخ ابن خلدون کی عربی عبارت کو اہل علم دیکھکر کامل یقین کر سکتے ہیں کہ اس سے مقصود صالح کے دعوے کی ابتدا کا بیان کرنا ہے اسکے بادشاہ ہونے کا وقت بتانا مقصود نہیں ہے۔ اول تو اس کے لفظ اسکو ظاہر کر رہے ہیں۔ کتب تاریخ میں دیکھا جائے کہ جب کسی کی طرف ظہور یا خروج منسوب کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص کا ظہور ہوا یا اس کا خروج ہوا اس سے مقصود اس کا پیدا ہونا یا اس کا بادشاہ ہونا نہیں ہوتا جس طرح سے اکثر مرزائیوں کے مولوی کہا کرتے ہیں بلکہ اس کے خاص کام اور بالتخصیص دعوی نبوت یا امامت پر بیعت لینا ہوتا ہے یا اس کی اغوی کی ابتدا بیان کرنا مقصود ہوتا ہے اور تاریخ ابن خلدون کی عربی عبارت ملاحظہ کی جائے:۔

وَكَانَ ظُهُورُ صَالِحٍ هٰذَا فِي خِلَافَةِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْمِائَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّهُ الْمَهْدِيُّ الْاَكْبَرُ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَاَنَّ عِيْسٰى يَكُوْنُ صَاحِبَهُ وَيُصَلِّيْ خَلْفَهُ وَاَنَّ اِسْمَهُ فِي الْعَرَبِ صَالِحٌ وَفِي السُّرْيَانِيِّ مَالِكٌ وَفِي الْعَجَمِيِّ عَالِمٌ وَفِي الْعِبْرَانِيِّ رُوْبِيَا وَفِي الْبَرْبَرِيِّ وَرْبَا وَمَعْنَاهُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَخَرَجَ اِلَى الْمَشْرِقِ بَعْدَ اَنْ مَلَكَ اَمْرَهُمْ سَبْعًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَوَعَدَهُمْ اَنَّهُ يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

یعنی ۱۲۷ھ میں دعوی نبوت کے بعد اس نے یہ کہا کہ مہدی اکبر میں ہوں۔ جو آخر وقت میں ظہور کریں گے۔ اور عیسی علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھینگے (چونکہ سلف میں امر محقق اور سب کا مسلم تھا۔ کہ مہدی اور عیسی دو ہیں۔ اور مہدی اکبر کے وقت مسیح کا نزول ہوگا اور امام مہدی کے پیچھے وہ نماز پڑھینگے اس لئے وہ کہتا تھا۔ کہ میں مہدی اکبر ہوں اور عیسی میرے مصاحب ہونگے) عرب کی زبان میں اسکا نام صالح تھا اور سریانی میں مالک اور فارسی میں عالم اور عبرانی میں روبیا اور بربری میں وربا

فِي السَّابِعِ مِنْهُمْ وَاَوْصٰى بِدِيْنِهِ الخ (اس لفظ کے معنی خاتم النبیین کے ہیں) اور سینتالیس ۴۷ برس بادشاہت اور دعویٰ نبوت کرکے اپنی قوم کے دینی اور دنیاوی امور کا حاکم رہکر غالباً زہد کے غلبہ سے مشرق کی جانب چلا گیا تھا اور اپنے لوگوں سے وعدہ کر گیا تھا کہ تمہاری ساتویں پشت کا جو بادشاہ ہوگا اسکے وقت میں لوٹ کر آؤنگا۔

یہ وعدہ صاف شہادت دیتا ہے کہ اس پر زہد کا غلبہ ہو گیا تھا اور اس کی وجہ سے اس کے خیال میں سما گیا تھا کہ اس مدت تک میں زندہ رہونگا۔ اس لئے پیشگوئی کرتا تھا کہ پھر آؤنگا اور اپنے بیٹے کو اپنے مذہب پر چلنے کی وصیت کی اور اس سے عہد لیا کہ اندلس کے حاکم سے دوستی رکھنا۔

دوستو! غور کرو کہ اس صالح بن طریف نے کسقدر عمر پاکر دعویٰ نبوت اور بادشاہت کی اور تمہاری صداقت مسیح میں یہ دلیل پیش کرنی کہ جھوٹا مدعی نبوت یا مفتری تیئس ۲۳ برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ سراسر غلط ہے کیونکہ تم صالح ابن طریف کو سچا نبی مانتے ہو یا کہ جھوٹا اگر جھوٹا تھا تو پھر اللہ تعالی نے اُن کو تمہارے زعم کے مطابق کیوں نہیں تیئس ۲۳ برس سے پہلے ہلاک کیا تھا اور اُنکو مال و دولت بھی اس قدر دیا گیا تھا کہ وہ اپنی قوم کی بادشاہت کرتا تھا اور لوگ اُنکو نبی مانتے تھے لہذا ثابت ہوا کہ یہ استدلال تمہارا سراسر غلط ہے اور اس صالح بن طریف نے تو تمہارے پیر و مرشد کی طرح دعویٰ نبوت ہی کیا تھا فرعون کو نہیں دیکھتے ہو کہ اس نے خدائیت والوہیت کا دعویٰ کرکے لوگوں سے اپنے آپ کو خدا منوایا اور قریباً چارسو برس تک زندہ رہکر حکومت اور بادشاہت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کے لئے بھیجا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی رسالت کی تبلیغ کی اور خدائی دعویٰ سے اس کو روکا قرآن شریف سورۂ طٰہٰ رکوع ۳ میں مذکور ہو قَالَ لَهُمْ مُوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى (سورۂ طٰہٰ ع ۳) ترجمہ (تمہارے حال پر افسوس آتا ہے۔ تم خدا تعالیٰ پر افتری نہ کرو اگر ایسا کروگے تو خدا تعالے تمہیں کسی عذاب سے

ہلاک کردیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیشگوئی خاص فرعون اور اس کے لوگوں کیلئے کی پھر عام طور سے فرمایا اور اسکا یقین کرو کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ پر افترا کیا وہ نامراد رہا اور فائز المرام نہ ہوگا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ فرعون اور اُن کے ماننے والوں کو مُفتری علی اللہ کہا گیا اور مُفتری علی اللہ کے ہلاک ہونے کی کوئی تعیین نہیں بلکہ فرعون نے چارسَو برس تک حکومت کی اور اس کے عروج اور غرور کی یہ نوبت پہنچی کہ الوہیت کا مدعی ہوا اور اَنَا رَبُّکُمُ الاَعْلیٰ کہا اور باوجود اس سرکشی اور افترا پردازی کے ایسا کامیاب رہا کہ اس کی نظیر دُنیا میں نہیں ملتی اور اس عرصہ دراز میں کبھی اُسے بخار بھی نہ آیا اس کی نسبت بھی ارشاد باریتعالیٰ ہے کہ خائب و خاسر رہا فائز المرام نہ ہوا جب فرعون کی نسبت ایسا کہا گیا جس نے چارسَو برس حکومت کی اور دعویٰ خدائی کرکے مخلوق خدا سے اپنے آپ کو خدا منوایا تو اظہر من الشمس ثابت ہوگیا کہ دُنیا میں کوئی کیسا ہی خوش حال ہوجائے کسی بلند مرتبہ پر پہنچ جائے ہر طرح کی مُرادیں اس کی پُوری ہوں اُسے قرآن مجید فائز المرام نہیں کہتا اس مقصد کے لئے یہی ایک آیت کافی ہے اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر افتری کرنے والا تین چارسو برس تک نہایت کامیابی سے زندہ رہ سکتا ہے کیونکہ فرعون کو مفتری کہا گیا اور باوجود مفتری ہونے کے غالباً چارسو برس تک اس نے حکومت کی اور لوگوں سے اپنی خدائی منوائی اب مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کا یہ کہنا کہ جو شخص الہام و وحی کا جھوٹا دعویٰ کرکے خدا پر افترا کرے وہ جلد ہلاک ہوجاتا ہے بعد دعویٰ کے تئیس ۲۳ برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے محض زبردستی ہے جسے تھوڑی بھی عقل دی گئی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ بالکل خلاف عقل ہے کہ جو خدائی کا دعویٰ کرے اور خدا تعالےٰ کی ہستی کا منکر ہو اور مخلوق خدا سے اپنی خدائی کو منوائے اور خدا کے ماننے والوں کو سخت تکلیف دیوے

وہ تو جلد ہلاک نہ ہو اور جو خدا تعالیٰ کو مان کر اپنے طمع نفس کے لئے الہام و وحی کا جھوٹا دعوےٰ کرے وہ جلد ہلاک کیا جائے۔ مرزا صاحب نے بھی اپنی کتاب اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۹ میں ایسے مفتری کے ہلاک کی وجہ یہی لکھی ہے کہ وہ مخلوق کو ہلاکت کی راہ بتاتا ہے اس لئے وہ خود ہلاک کردیا جاتا ہے۔

اے افسوس! صد افسوس! نظر غور سے نہیں دیکھتے کہ یہ وجہ تو دونوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ جس طرح مدعی وحی اپنی جھوٹی وحی کو منوا کے خلق خدا کو گمراہ کرتا ہے اسی طرح فرعون نے مخلوق خدا سے اپنی خدائی منوا کر گمراہ کیا اور فرعون کی گمراہی جھوٹے ملہم کی گمراہی سے لاکھ حصہ زیادہ ہے مگر اس خدائے قہار کی آتشِ غضب نے ایسے مُفتری کو چارسو برس کی مہلت دی پھر کیا وجہ ہوسکتی ہے کہ ایسا مفتری سخت مجرم گمراہ کرنے والا تو جلد ہلاک نہ ہو اور ایک جھوٹا مدعی الہام و رسالت جلد ہلاک کیا جائے اسے کوئی عقل سلیم والا شخص مان سکتا ہے؟

میرے دوستو! خدا لا اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرو تم بدیہی باتوں کو نہیں مانتے ہو اور جو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کے خلاف اور صریح عقل کے مخالف ایسی بدیہی حماقت کو الہامی بات خیال کرتے ہو حالانکہ فرعون اور صالح بن طریف کے قصہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ قرآن مجید میں فلاح سے مُراد دُنیا کی کامیابی نہیں ہے اگر یہی کامیابی مُراد ہے تو پھر ان دونوں کو کامیاب کہنا چاہئے تھا حالانکہ فرعون کو تو قرآن مجید میں قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی سے یاد کیا گیا ہے یعنی فرعون ٹوٹے اور گھاٹے میں رہا فائز المرام نہ ہوا اللہ تعالیٰ کے جو برگزیدہ بندے ہوتے ہیں اُن پر ہر طرح کی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں دیکھو حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ہر طرح سے آسودہ کیا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی اور غلام کیا تے تھے اور اولاد صالح اور موافق مرضی اور بڑے شکر گذار تھے پھر آزمانے کو اُن پر شیطان کو

لٹ دیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب مری اور دوستدار
الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ایک عورت رفیق
حال رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے ہی بلا اور مصیبت میں صابر
رہے ایک زمانے کے بعد یہ دعا کی اور فوراً باری تعالیٰ نے قبول کی صرف
یہ ایک امتحان تھا۔

ترجمہ:- اور ایوب نے جس وقت پکارا اپنے رب کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور تو بہت مہربان ہے سب مہربانی کرنے والوں سے پس قبول کیا ہم نے واسطے اس کے کھول دی ہم نے جو کچھ تھی ایذا اسکو اور	وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰہُ اَھْلَہٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ (سورۃ انبیاء)

دیا ہم نے اس کو اولاد اسکی اور مانند انکے اور کی ساتھ انکے مہربانی اپنی طرف سے اور یہ نصیحت ہے
واسطے عبادت کرنے والوں کے۔ علیٰ ھذا القیاس حضرت یحییٰ علیہ السلام
کا قصہ سنو آپ لڑکپن ہی سے بڑے عابد پرہیزگار تھے اور اعلیٰ درجہ کا
فہم رکھتے تھے ایک روز لڑکوں نے آپ سے کھیلنے کو کہا تو فرمایا ہم اس لئے
نہیں بنائے گئے آپ کی خوراک درختوں کے پتے اور جنگل کی گھاس
تھی آپ کے پاس دنیا کے مال ومتاع سے کچھ بھی نہ تھا اور نہ رہنے
کو مکان تھا کمبل پہنتے اور جہاں رات ہوتی پڑ رہتے عبادت کرتے
کرتے آپ بالکل نحیف اور لاغر ہو گئے تھے اور خوف خدا سے روتے
روتے آپ کے رخساروں کا گوشت جاتا رہا تھا جس سے آپ کی ڈاڑھیں
معلوم ہوتی تھیں جس پر آپ کی والدہ نے دو ٹکڑے سوتی کپڑے کے
رکھ دئے تھے تاکہ دانت مبارک ڈھانک لیں خدا تعالیٰ کی خشیت اور
زہد وتقویٰ ایسا غالب تھا کہ دنیا کی کسی شے پر نظر نہیں پڑتی تھی اور نہ دنیا
کی کوئی خواہش آنجناب کے دل میں پیدا ہوتی تھی اس لئے تمام عمر آپ
نے عورت کی صورت نہیں دیکھی آپ کے والد حضرت زکریا اگر وعظ فرماتے

اور اس میں آپ ہوتے تو حضرت زکریا آپکے خیال سے دوزخ وجنت کا
ذکر نہ کرتے تھے

عزیزان من! آپکی تمام عمر کی عسرت وتنگی پر نظر کی جائے تو اہل دنیا
اور تمہارے پیر ومرشد مرزا صاحب ایسے سخت گذران کو کیا کہینگے اور
اس وقت جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مخالف تھے وہ آپ کو کسقدر نامراد
اور ناکامیاب کہتے ہونگے اور خصوصاً اس واقع سے جو انجام کار آپ کے
ساتھ پیش آیا اور باوجود نہایت عالی مرتبہ نبی ہونے کے کس مظلومانہ
حالت سے شہید کئے گئے قریباً تیس ۳۰ برس کی عمر میں بادشاہ نے آپکو
قید کیا اور دو برس قید میں رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی آسمان پر
اٹھائے نہیں گئے تھے کہ حضرت یحییٰ ؑ کا سر مبارک بادشاہ نے کٹوا کر
آپ کے مخالف دشمن کے حوالہ کیا۔ غرضیکہ ۳۲ برس کا آپ کا سن تھا کہ
آپ شہید کئے گئے آپ کی پوری حالت بیان کرنے کیلئے تو ایک رسالہ
ہونا چاہئے اور آپکی شہادت کو تمہارا مجدد مسیح قادیان مرزا غلام احمد صاحب
اپنی مایۂ فخر کتاب ازالۃ الاوہام ص۴ کے حصہ اول میں فرماتے ہیں حضرت
یحییٰ ؑ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے
کہکر ان کی شرارتوں اور کارسازیوں سے سر کٹوایا) کتاب مذکور ص۴
مطبوعہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ وسابق ص۱۶ اب مرزا صاحب کے مرید
کہاں ہیں جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے واقعہ شہادت کو جھوٹا بتاتے ہیں۔
اب انہیں چاہئے کہ اپنے پیر ومرشد کو جھوٹا کہیں کیونکہ وہ صاف
کہہ رہے ہیں کہ حضرت یحییٰ ؑ نے سخت کلامی کرکے یہود سے اپنا
سر کٹوایا یعنی یہود نے آپ کو شہید کیا۔ حاصل کلام یہ کہ جھوٹے مدعی نبوت
کو تئیس برس سے زیادہ مہلت نہ ملنا بوجوہ ذیل باطل ہے:-

(۱) جبکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے تو تئیس
برس کی مدت معیار صداقت نہیں ہوسکتی اسلئے کہ ۲۳ برس سے کچھ کم مدت

مثلاً ۲۲ برس اور چند مہینے کو کوئی ذی شعور جلدی نہیں کہہ سکتا۔

(۲) جن سچے نبیوں کی نبوت کا زمانہ ۲۳ برس سے کم ہے وہ حضرات بھی سچے نبی نہیں ثابت ہو سکتے (نعوذ باللہ منہٗ)

(۳) جب آیت کے معنی کی صحت حضور پُر نور صلعم کی وفات پر موقوف ہے تو قبل وفات آیت کے صحیح معنی معلوم نہیں کر سکتے۔ اور اس سے لازم آتا ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے آیت کے صحیح معنی نہیں سمجھے ہوں (نعوذ باللہ)

(۴) جب یہ آیت آنحضرت کی نبوت کی صداقت ثابت کرنے کے لئے استدلالاً پیش کی گئی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نبوت کی صداقت کا ثبوت نبی کی زندگی میں ہونا چاہیئے۔ جب اس کے معنی کی صحت آپ کی وفات پر موقوف ہے تو پھر آپ کی زندگی میں یہ دلیل صدقِ نبوت کیونکر ہو سکتی ہے آپ نے یہود و نصاریٰ وغیرہ مخالفین کے مقابلہ میں اسکو کیوں پیش کیا؟

مرزا صاحب کے گیارہ سفید جھوٹ منقول از کتب مرزا صاحب

قرآن مجید و توریت دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اگر کسی مدعی نبوت کی ایک پیشگوئی بھی غلط ہو جائے تو اس کا کاذب ہونا قطعی اور یقینی ہے ملاحظہ ہو توریت کتاب استثناء باب ۱۸ لکھا ہے۔ "لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے" مرزا صاحب بھی اس کے قائل ہیں۔ مرزا صاحب اپنے رسالہ چشمہ معرفت صـ۲۲۲ میں فرماتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں ہوتا۔ اور میں نے تمہارے

پیر و مُرشد کی مستند تحریروں سے ان کے سفید دس گیارہ جھوٹ ثابت کئے ہیں جو مندرجہ ذیل نمبروار تحریر کئے گئے ہیں۔ بنظر غور ملاحظہ فرمادیں۔ لہذا مرزا صاحب اپنی مذکورہ بالا تحریر کے موجب اپنے تمام دعاوی میں کاذب ثابت ہوئے۔ **جھوٹ نمبر ۱**

متضاد تحریرات در بیان قبر عیسیٰ علیہ السلام منقول از کتب مرزا صاحب

ازالہ اوہام حصہ دوم صـ۱۲۷ و طبع ثانی جلد سوم صـ۱۰۹۱	راز حقیقت صـ۳ و ۲۰	اتمام الحجہ حاشیہ صـ۱۹ و ۲۰
یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوا اور وہاں ان کی قبر ہے الخ	اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ کو ہندوستان اور کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا اور سرینگر محلہ خانیار میں باعزاز تمام دفن کئے گئے اور آپ کی قبر مشہور ہے۔ بحوالہ تاریخ اعظمی لکھتے ہیں کہ سید نصیر الدین کے مزار کے پاس عام خیال ہے کہ یہ ایک پیغمبر کی قبر ہے الخ	حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اس میں ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ تمام گرجوں سے بڑا ہے اس کے اندر حضرت عیسےٰ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں) الخ

دوستو! تمہارے پیر و مرشد کی تین کتابوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تین جگہ ثابت ہوتی ہے اور یہ تینوں کتابیں ان کی تحریر شدہ ہیں اور یہ ممکن نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تین جگہ ہو لہذا ضرور ماننا پڑیگا کہ تمہارے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ کی قبر ایک جگہ ہے اور دو جگہ جو مرزا صاحب نے تحریر کیا ہے وہ جھوٹ ہے یہ پہلا جھوٹ ان کی تحریروں سے ثابت ہوا۔ اب مرزا صاحب اپنی تحریر رسالہ چشمہ معرفت صـ۲۲۲ کے موجب دوسری باتوں میں بھی صادق نہیں سمجھے جائینگے۔ بلکہ اپنے تمام دعادی میں کاذب سمجھے جائینگے۔

جھوٹ نمبر۲ - مرزا صاحب اپنی کتاب الاستفتاء ص۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تمام صحابیوں کا اجماع تھا۔

اَتُصِرُّوْنَ عَلٰی حَیٰوۃِ عِیْسٰی وَتُخْفُوْنَ اِجْمَاعاً اِتَّفَقَ عَلَیْہِ الصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ وَتَتَّبِعُوْنَ غَیْرَ سَبِیْلِ قَوْمٍ اَدْرَکُوْا صُحْبَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَوْتِ عِیْسٰی وَھُوَ الْاِجْمَاعُ الْاَوَّلُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَتَعْلَمُہُ الْعَالِمُوْنَ (الاستفتاء ص۳۹)	ترجمہ:- اے لوگو کیوں اصرار کرتے ہو حضرت عیسیٰ کی حیات پر اور بھول گئے ہو اس اجماع کو جس کے اوپر تمام صحابیوں نے اتفاق کیا تھا اور اتباع کرتے ہو اس راستے کا جو غیر ہے اس قوم کے راستے سے جنہوں نے صحبت رسول اللہ کو پایا تھا اور ہر ایک نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و استفاضہ کو حاصل کیا تھا اور انکا اجماع ہو گیا تھا حضرت عیسیٰ کی موت پر اور وہ اجماع پہلا تھا رسول اللہ کے بعد اور اس اجماع کو سب جانتے ہیں۔

عزیزو! ذرا غور کرو تمہارے میں جرأت ہے کہ اس اجماع کو دکھا سکو کتبِ احادیث موجود ہیں کوئی حدیث ضعیف ہی اس اجماع کے بارہ میں دکھا دو ورنہ کہونگا کہ ؎

وَلَبِسَ الْحِمَارُ ثِیَابَ خَزٍّ لَقَالَ النَّاسُ یَالَکَ مِنْ حِمَارٍ	ترجمہ:- اگر گدھا ریشم کے کپڑے پہن لے تو لوگ گدھا ہی کہینگے آدمی نہیں بن سکتا

لہذا مرزا صاحب ایسے سفید جھوٹ لکھکر نبی نہیں بن سکتے بلکہ سَیَکُوْنُ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ[1] کے مصداق ہیں۔ **جھوٹ نمبر۳**

مرزا صاحب اپنی کتاب شہادت القرآن ص۴۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر حدیث کے بیان پر اعتماد ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ اب سوچو کہ یہ حدیث

[1] عنقریب میری اُمت سے تمیں۳۰ شخص دجال ہونگے

کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے **اجی حضرت!** سوچا اور خوب سوچا یہ حدیث اس پایہ اور مرتبہ کی ہے جس پایہ اور مرتبہ کے آپ کے پیرو مرشد نبی اور رسول تھے۔ بخاری جیسی مشہور کتاب پھر حضور کو ادنیٰ ادنیٰ بات پر وحی کی بارش اور پھر آنجناب کی وحی دخل شیطانی سے محفوظ روح القدس ہر وقت آپ کے ساتھ الہام جناب کا قطعی مگر اس قدر جھوٹ سے نہ وحی نے روکا اور نہ روح القدس نے۔ بخاری شریف جہان میں موجود ہے اس کی ایک ایک حدیث پڑھ کو دیکھلو اگر تم کو یہ حدیث ملجائے جس میں یہ الفاظ ہوں ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ تو پھر میں تمہارے پیرو مرشد کو سچا مان لونگا ورنہ کہونگا

دامِ تزویر بنا رکھا ہے قرآن کریم
کارِ افسانہ حدیثوں سے لیا کرتے ہیں

مرزا صاحب کے مناسب حال ایک عجیب حکایت

ایکدفعہ فرعون کے زمانہ میں لبسبب بارش نہ ہونیکے دریائے نیل کا چڑھاؤ نہ ہوا قحط سالی پڑ گئی لوگ بھوک سے مرنے لگے فرعون سے کہا گیا تو خدا کیا ہے ہم تو بھوک سے مرے جاتے ہیں بارش ہوتی نہیں دریائے نیل کو طغیانی آتی نہیں اور زمین دریا کے پانی کو سیراب ہوتی نہیں فرعون نے لوگوں سے کہا کہ آج رات کو بارش ہوجائے گی۔ جب رات ہوئی تو فرعون اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے عاجزی کرنے لگا۔ اس وقت شیطان نے فرعون سے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہے خدا ہو کر عاجزی کرتا ہے اس کام کو تو میں کرادوں گا۔ فرعون نے کہا حضور بہت اچھا اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں شیطان نے فرعون سے کہا آپ بے فکر رہیں آج رات کو بارش ہوجائیگی شیطان نے رات کو اپنے تمام شیاطین کو جمع کرکے کہا کہ جس قدر

آج رات کو تمہیں پیشاب آوے اس بستی پر کرنا شیاطین نے ایسا ہی کیا جب
صبح ہوئی تو لوگ تعفن اور بُو سے مرنے لگے لوگوں نے فرعون سے کہا حضور
اچھی بارش ہوئی ہے لوگ تو بُو سے مرے جاتے ہیں۔ اس وقت شیطان
بھی فرعون کے پاس آحاضر ہوا فرعون نے شیطان سے کہا ارے یار تم نے
اچھی بارش کرائی ہے لوگ بو سے مرے جاتے ہیں شیطان نے کہا تیرے جیسا
خدا میرے جیسا وحی۔ بارش بھی تو ایسی ہی ہونی چاہیئے تھی۔ لہذا مرزا صاحب
جیسا نبی ویسا ہی حضور کا وحی۔ نبوت بھی تو ویسی ہی ہونی چاہیئے تھی۔

جھوٹ نمبر ۴۔ مرزا صاحب اپنی کتاب اعجاز احمدی ص۱ میں تحریر
فرماتے ہیں اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے لئے تمام گواہ اکٹھے
کئے جائیں تو وہ ساٹھ لاکھ سے زیادہ ہونگے مگر مرزا صاحب نزول المسیح
میں لکھتے ہیں کہ ستر ہزار میرا مرید ہے اب ظاہر ہے جو مرید ہے وہی
ان پیشگوئیوں پر گواہ ہو سکتا ہے ساٹھ لاکھ مرید نہیں تو ثابت ہوا کہ ساٹھ لاکھ
گواہ ان پیشگوئیوں پر مرزا صاحب کا فرمانا سراسر جھوٹ ہے حالانکہ کثیر التعداد
مرزا صاحب کی پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی ہیں مثلاً (۱) عبد اللہ آتھم کے
موت کی پیشگوئی (۲) منکوحہ محمدی بیگم کی پیشگوئی (۳) ڈاکٹر عبد الحکیم کی
پیشگوئی۔ (۴) قادیان کا طاعون سے محفوظ رہنے کی پیشگوئی (۵) مولوی
ثناء اللہ صاحب کی موت کی پیشگوئی اور بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو کہ علماء
زمانہ نے جھوٹی ثابت کی ہیں۔ **جھوٹ نمبر ۵** مرزا صاحب اپنی کتاب
اربعین نمبر ۳ ص۳۶ میں فرماتے ہیں کہ مجھکو الہام ہوا ہے اور پینتیس ۳۵ برس
الہام کو گذر گئے وہ الہام یہ ہے کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار برس
کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھ
لیگا۔ مگر مرزا صاحب کے سن پیدائش اور سن وفات کو دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ کی عمر چھیاسٹھ ۶۶ برس کی ہوتی ہے جیسے کہ ان کی کتاب براہین احمدیہ

سے چھیاسٹھ برس کی عمر ثابت ہوتی ہے۔ براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ظاہر
ہوگا کہ یہ عاجز تجدید دین کے لئے اپنی عمر کے سن چالیس میں مبعوث ہوا
جسے گیارہ برس کے قریب گذر گیا اور باعتبار پیشگوئی جو ازالہ اوہام میں درج
ہے ثَمَانِيْنَ حَوْلاً اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ۔ ایام بعثت چالیس برس ہوتے ہیں
واللہ اعلم بلفظہ کتاب نشان آسمانی مطبوعہ ریاض ہند امرتسر اس الہام کے
حساب سے سن پیدائش مرزا صاحب کا سنہ ۱۸۴۱ء پایا جاتا ہے اور سنہ ۱۸۹۲ء
کو گیارہ سال پورے ہوتے ہیں اور مرزا صاحب مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں انتقال
فرما گئے اب سنہ ۱۹۰۷ء سے سنہ ۱۸۴۱ء منہا کرو تو مرزا صاحب کی عمر پوری چھیاسٹھ
سال ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے اور دوسری جگہ براہین احمدیہ ص۲۳۸ بلفظہ
وہی نشان آسمانی ص۱۴ سطر ۷ میں فرماتے ہیں اس روز سے جو امام ملہم ہو کر
اپنے تئیں ظاہر کریگا۔ چالیس برس تک زندگی حاصل کرے گا۔ اب واضح
رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام
خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب
تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت حق ثابت ہوتی
ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے اس سے ثابت ہوا کہ سن
۱۳۰۰ھ میں مرزا صاحب کی عمر چالیس برس ہوئی اور سنہ ۱۳۲۶ھ میں مرزا صاحب
انتقال کر گئے پس چالیس ۴۰ اور چھبیس ۲۶ کو جمع کیا تو آپ کی عمر پوری چھیاسٹھ
برس ہوئی یہی صحیح ہے

بھائیو! یہ الہام تمہارے پیر و مرشد کا من جانب اللہ تھا یا
القائے شیطانی تھا اگر من جانب اللہ تھا تو آؤ مرد میدان بنو اور سچا کر کے
دکھا دو۔ **جھوٹ نمبر ۶**۔ اربعین نمبر ۳ ص۱۱ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں
کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علی گڈھ والے
نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا

اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دُنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مرگئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا مگر پھر بھی یہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے اے بُطلان پرست مرزائیو تمہارے پیر و مُرشد کا یہ لکھنا سراسر جھوٹ ہے نہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے کسی اپنی کتاب میں ایسا لکھا اور نہ مولوی اسماعیل صاحب نے عرصہ دراز سے تمہارے مولویوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان دونوں صاحبوں کی کتابوں میں سے دکھاؤ مگر کوئی مولوی مرزائی اس کا جواب نہیں دیتا ہے اگر مردِ میدان ہو تو آؤ ان باتوں کو سچا کر کے دکھاؤ ورنہ یاد رکھو موت سر پہ

بیٹھی ہے موت تاک لگائے کمین میں

لے جائیگی کھینچکر آخر زمین میں ؎

جھوٹ نمبر ۷ مرزا صاحب اپنی کتاب **شہادت القرآن** صـ۸۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا احمد بیگ کا داماد میاں سلطان محمد ۱۸۹۴ء تک مر جائیگا اور اس کی بیوی محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی ضمیمہ انجام آتھم صـ۵۴ میں لکھتے ہیں کہ اگر پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا) تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ **دوستو!** کیا احمد بیگ کا داماد مرزاجی کی زندگی میں مرگیا۔ محمدی بیگم نکاح میں آئی اور اب تمہارے پیر و مُرشد اپنے قول کے موجب ہر بد سے بدتر ٹھہرے یا نہ خدارا اب بھی بطلان پرستی کو ترک کرو ورنہ کہونگا ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

جھوٹ نمبر ۸ اربعین نمبر ۳ صـ۱۷ میں مرزاجی لکھتے ہیں "لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا ہے کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھائیگا وہ اس کو کافر قرار دینگے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دئے

جائینگے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائیگا۔

عزیزو! قرآن شریف دُنیا میں موجود ہے کوئی مرزائی مولوی تبلاوے کہ یہ کس آیت کا ترجمہ یا کس حدیث کے الفاظ ہیں خدا پر افترٰی باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قصداً جھوٹ بولا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ فِي النَّارِ یعنی جس شخص نے حضرت صلعم پر قصداً جھوٹ بولا وہ اپنا گھر دوزخ میں بنالیوے۔ اے **چودہویں صدی تیری قسمت** تیرا قمر الانبیاء ایسا ہے تو تیرے کذّاب اور دجّال کیسے ہونگے۔ اے چودہویں صدی کے نبی میں تیرے قربان جاؤں ایسے سفید جھوٹ بولکر پھر بھی قمر الانبیاء ہی رہے اور حضرت عیسٰی سے ہر شان میں افضل ہی رہے **جھوٹ نمبر ۹ اخبار البدر** مورخہ **۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء** میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے **اے بطلان پرست مرزائیو** ذرا غور تو کرو کس کتاب میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تمہارے پیر و مُرشد کے اوپر تو بارش کی طرح وحی نازل ہوتی تھی مگر وحی نے یہ نہ بتلایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے اور تین ہی فوت ہوئے ہیں مگر جن کو عادت جھوٹ بولنے کی ہوتی ہے وہ خوفِ خدا سے بھی نہیں ڈرا کرتے اور ہمارے مہربان بطلان پرستوں کے دلوں میں ذرا بھی خوف خدا باقی نہیں رہا۔ ہیہات صد ہیہات ؎

حیا و شرم و ندامت اگر کہیں بکتیں

تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہرباں کیلئے

جھوٹ نمبر ۱۰ حقیقۃ الوحی صـ۳۹۰ و ۳۹۱ مرزا صاحب نے اپنی مح میں ایک پیشگوئی کی ہے اور اسے حدیث رسول اللہ ٹھہرایا ہے لکھتے ہیں

واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اُمت میں ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسے ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام کے
سے موسوم کیا جائیگا **اے بطلان پرست دوستو** احادیث کی کتابیں جہان
میں موجود ہیں اگر مردِ میدان ہو تو آؤ ان باتوں کو بجا کر دکھاؤ ورنہ کہونگا ؎

مے بپالا کر ساقیا تو سامری فن آب میں
کرتے ہیں جادو سے اپنے آگ روشن آب میں

جھوٹ نمبر ۱۱ اخبار البدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب
نے لکھا ہے کہ جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب
ہلاک ہوئے **دوستو!** تمہارے پیر و مرشد نے کتنا بڑا جھوٹ لکھا ہے
سوائے صوفی عبدالحق صاحب کے مرزا صاحب نے کسی کے ساتھ مباہلہ
نہیں کیا صوفی صاحب کے سامنے مرزا صاحب ہلاک ہو کر راہی ملک عدم
ہوئے اب معلوم نہیں وہاں کی کیا حالت ہے ؎

کہئے یارانِ عدم کیا گذری کچھ تو لبِ گور سے فرمائیگا

**اے بطلان پرستو۔ اب ایک اشتہار اخبار البدر مورخہ
۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء** سے نقل کیا جاتا ہے جس سے آپ صاحبان
کو تمہارے پیر و مرشد کا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ثابت ہو جائیگا۔ مرزا صاحب
فرماتے ہیں میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان
میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں بجائے
تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
اور عظمت شان کو دنیا پر ظاہر کردوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر
ہوں اور یہ علتِ غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے
کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے اگر میں نے
اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا

تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں
جھوٹا ہوں۔ **اے بطلان پرست مرزائیو** بتلاؤ تمہارے پیر و مرشد
نے عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑا بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلایا کیا کوئی
عیسائی دنیا میں موجود نہیں کیا پادری تثلیث کو جا بجا نہیں پھیلا رہے اگر
مردِ میدان ہو تو ان باتوں کو سچی کر کے دکھاؤ ورنہ ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر
اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ ؎

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

توہین انبیا علیہم السلام منقول از کتب مرزا صاحب

دوستو! ضمیمہ انجام آتھم کا حاشیہ صفحہ ۴ سے لغایت ۹ تک دیکھا
جائے کہ مرزا صاحب نے کیسے سخت اور فحش کلمات حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی نسبت لکھے ہیں جن کے تحریر کرنے سے بھی قلم رکتی ہے اور تلفظ کرنے
سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں مگر بمشہور نقلِ کفر کفر نباشد
مجبوراً تحریر و تسطیر کرنے پڑے لکھتے ہیں کہ ایک فاضل پادری صاحب فرماتے
ہیں کہ آپکو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ
ایک مرتبہ آپ اس الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہوگئے
تھے عیسائیوں نے بہت سے معجزات آپ کے لکھے ہیں مگر حق بات یہی ہے
کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے آپنے معجزہ مانگنے والوں
کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اور اسی روز

؎ مرزائی کہا کرتے ہیں کہ یہ الزاماً کہا گیا ہو بیان پر تو مرزا صاحب خود اپنا عقیدہ ظاہر کرتے
ہیں کہ میرے نزدیک حق بات یہی ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا الخ ۱۲ منہ

سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔ ممکن ہے کہ آپنے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اِس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کھلتی ہے اور اس تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ آپکا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ و ۶ و ۷-۸) اور نیز اس کے آگے یوں رقمطراز ہیں۔ ہاں آپ کو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی آپ کا خاندان بھی نہائت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناہ کار تھیں۔ آپ کا کنجروں سے میلان وصحبت ایک جواب کنجری زناہ کار نے اپنی کمائی کا پلید عطر آپ کے سر پر ملا۔ اور کتاب دافع البلاء کے آخری ٹائیٹل پیج میں تحریر کرتے ہیں۔ لیکن مسیح جیسے کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت تھی کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کسی فاحشہ عورت کنجری نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا اپنے ہاتھ اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھُوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر عیسیٰ مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع ہیں اس اجمال کی تفصیل فتح مسیح صفحہ ۱۷۲ میں مرزا صاحب اس طرح تحریر فرماتے ہیں مگر یسوع صاحب کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کب تک انکی چال پر روئیں کیا یہ مناسب تھا کہ وہ ایک زانیہ

عورت کو یہ موقع دیتا کہ وہ عین جوانی اور حسن کی حالت میں ننگے سر اس سے ملکر بیٹھے اور نہائت ناز و نخرہ سے اُن کے پاؤں پر بال ملے اور اپنے حرام کاری کے عطر سے اس کے سر پر مالش کرے اگر یسوع کا دل بد خیال سے پاک ہوتا تو وہ ایک کسبی عورت کو نزدیک آنے سے ضرور منع کرتا۔ مگر ایسے لوگ جن کو حرام کار عورتوں کے چھونے سے مزہ آتا ہے وہ ایسے نفسانی موقع پر کسی ناصح کی نصیحت بھی نہیں سُنا کرتے۔ اور کتاب ضمیمہ آتھم کے حاشیہ صفحہ ۷ میں تحریر کرتے ہیں۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی نہیں قرار دیسکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ ان تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کا حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا خیال ہے۔ **دوستو!** اکثر مرزائیوں کے مولوی کہا کرتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کی تحریریں یسوع کی نسبت ہیں حضرت عیسیٰ کی نسبت نہیں مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ مرزا صاحب اپنی کتاب توضیح المرام صفحہ ۳ تقطیع خورد میں حضرتِ عیسیٰ اور یسوع کو ایک کہتے ہیں دوستو حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ پیغمبر ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ط فرمایا ہے اور آپ کی شان میں ہے يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ط جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ اپنے مقربوں اور صالحین سے فرمائے اس کی نسبت مرزا صاحب کا ایسا لکھنا خالی از کفر نہیں اسی پر بس نہیں بلکہ حضرت حسین رضی کی نسبت اپنے رسالہ اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ میں تحریر کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا عَلَى الْحُسَيْنِ فَضَّلَ نَفْسَهُ ... أَقُوْلُ نَعَمْ وَاللّٰهِ رَبِّيْ سَيُظْهِرُ
وَشَتَّانَ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ حُسَيْنِكُمْ ... فَإِنِّيْ أُؤَيَّدُ كُلَّ آنٍ وَأُنْصَرُ
وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَاذْكُرُوْا دَشْتَ كَرْبَلَا ... إِلٰى هٰذِهِ الْأَيَّامِ تَبْكُوْنَ فَانْظُرُوْا

وہ حسین رضی سید الشہدا جن کے لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرۃ العینی

[1] مرزا صاحب کا فارسی شعر ملاحظہ ہو۔ کربلائیست سیر ہر آنم - صد حسین است در گریبانم

فرمایا ہے اور جنہوں نے اپنے نانا جی کی اُمت کے لئے اپنی جان قربان کی تھی اور کلمہ حق کہنے سے نہ رکے تھے اُن کے لئے مرزا صاحب فرماتے ہیں بس یاد کرو تم ان کے واقع کربلا کو جن کے لئے تم سالہا سال سے اب تک روتے ہو وہ ذلت اور خواری کی موت سے مرے ہیں اور میرے لئے ہر وقت فتح اور نصرت ہے پس وہ میرے مرتبے کو ہر گز نہیں پہنچ سکتے اور اعجاز احمدی کے صہ ۵۸ پر لکھتے ہیں

تَکَدَّرَ مَاءُ السَّابِقِیْنَ وَعَیْنُنَا ۔ اِلٰی آخِرِ الْاَیَّامِ لَا تَتَکَدَّرُ

ترجمہ:۔ جتنے اولیاء اور انبیاء پہلے گذرے ہیں ان کے فیض کا چشمہ میلا اور گندھلا ہو گیا اور میرا چشمہ قیامت تک میلا اور گندھلا نہ ہوگا۔ یہ نہائت بدیہی دعوے ہے تمام انبیائے کرام پر فضیلت کا جس میں جناب رسول اللہ صلعم بھی شامل ہیں۔ اور اپنے خاتم الانبیاء ہونے کا اور اپنی نبوت قیامت تک باقی رہنے کا دعوٰے ہے چنانچہ مرزا صاحب کے مریدین آپکو خاتم الانبیاء اپنے اخباروں میں لکھتے ہیں اسی واسطے عبداللطیف گنا چوری اور نبی بخش سیالکوٹی کی نبوت سے انکار کرتے ہیں اور دوسری جگہ مرزا صاحب اپنی فضیلت اس زور سے بیان کرتے ہیں کہ کوئی سچا مسلمان اسے سن نہیں سکتا اس کا نمونہ ملاحظہ ہو کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین اور خاتم النبیین مان کر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے لئے نشانات ومعجزات جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سو حصہ زیادہ ہیں ہرگز نہیں یہ تو فضیلت کلی کا دعوٰی ہے اس دعوٰی کا ثبوت ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب نے اپنے باب میں ایک فیصلہ شائع کیا ہے جو لائق ملاحظہ ہے اس کی تمہید میں لکھتے ہیں جو میرے لئے نشانات ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ نشانوں سے خالی نہیں گذرتا اور اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ

صہ ۶۳ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین ہزار نشان ومعجزے تھے

دوستو! مرزا صاحب کا اپنے لئے تین لاکھ سے زیادہ معجزے اور حضرت صلعم کیلئے تین ہزار معجزے تحریر کرنا ظاہر کر رہا ہے کہ مرزا صاحب اپنی عظمتِ شان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے سو ۱۰۰ حصہ بلکہ سوا سو ۱۲۵ حصہ سے بھی زیادہ بتاتے ہیں اور ان کے بطلان پرست مریدین اس پر آمنا کہہ رہے ہیں اس ایمان پر غور سے نظر کی جائے اور اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جو رسول سید الاولین والآخرین ہو جس پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا ہو اور خداوند تعالیٰ نے قطعی طور سے جسے آخر الانبیاء قرار دیا ہو اور تمام جہان کے لئے رحمت فرمایا ہو اس کی اُمت میں سے کوئی اپنے آپ کو نبی کہے اور وہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سو ۱۰۰ حصہ سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو یہ ہو سکتا ہے کسی مسلمان کا دل اسے مان سکتا ہے ہرگز ہرگز نہیں اب غور کرو کہ مرزا صاحب کا خیال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا ہے اور اُن کے حضرت صلعم کی تعریف کرنے کا کیا منشاء ہے اس کی تائید میں اُن کا الہام ملاحظہ کیجئے **الاستفتاء صہ ۸۵** لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے میری تعریف اور مدح میں مجھ سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان زمین کچھ پیدا نہ کرتا اس کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں جس قدر مخلوقات پیدا کی گئی ہے وہ سب مرزا جی کے طفیل سے ہے اگر مرزا جی کا وجود شریف نہ ہوتا تو اس تمام جہان کا وجود نہ ہوتا۔ دُنیا کے تمام اولیاء وانبیاء اور اُن کے کمالاتِ نبوت وغیرہ سب مرزا جی کے طفیلی ہیں انہیں کے طفیل سے تمام انبیائے کرام اور خصوصاً سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلعم کا وجود ظہور میں آیا اور انہیں کے سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو کمالات نبوت ملے اب مرزائیوں کی طرف سے یہ فریب دیا جاتا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مرزا صاحب کو نبوت ملی اور اُن کے
اس علانیہ دعویٰ پر غور نہیں کیا جاتا جس میں وہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنا طفیلی بتا رہے ہیں نعوذ باللہ من ذالک

اور اپنی کتاب الاستفتا صہ ۸۲ میں مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے مجھکو تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ
اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور کتاب مذکورہ بالا صہ ۸۶ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
مقام محمود کو بھی میرے ہی لئے مخصوص کیا ہے اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَکَ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور حوض کوثر مجھکو دیا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اور
کتاب مذکورہ بالا صہ ۸۱ و ۸۲ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
میرے لئے فرمایا ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ اَنْتَ
مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُہَا
الْخَلْقُ - اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ترجمہ :- مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے
لئے فرمایا ہے تو میرے نزدیک اے مرزا بمنزلہ توحید کے ہے تو میرے
نزدیک بمنزلہ عرش کے ہے تو میرے نزدیک بمنزلہ لڑکے کے ہے تو
میرے نزدیک ایسے مرتبہ پر ہے کہ اس کو خلق نہیں جانتی جسوقت تو اے
مرزا غصہ ہوتا ہے میں بھی غصہ ہوتا ہوں کہدو تو اے مرزا لوگوں سے اگر
تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو اور اس سے محبت کرنی چاہتے
ہو تو میری پیروی اور اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھیگا اور کتاب
الاستفتا صہ ۸۶ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مرتبہ کُنْ فَیَکُوْنُ
کا بھی دیا ہے اِذَآ اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اے مرزا
جب تو کسی شے کے ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے لفظ کُن کہہ پس فوراً وہ

شئے ہو جائیگی یعنی عدم سے وجود میں آ جائیگی - لیجئے جناب اب مرزا صاحب
کو خدائی اختیارات بھی ملگئے جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں - مگر خدا کا یہ فضل
ہوا کہ ادنیٰ ادنیٰ ان کی دلی آرزوئیں پوری نہ ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں
اپنے دعویٰ میں جھوٹا ثابت کر دیا اب اس عظیم الشان دعویٰ پر نظر کی جائے
کہ کسی پیغمبر نے یہ دعویٰ نہیں کیا مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ یہ مرتبہ مجھی کو ملا
جس سے معلوم ہوا کہ پیغمبری کے درجہ سے ترقی کر گئے اور خدائی اختیارات
انہیں ملگئے . مگر افسوس یہ ہے کہ تمام عمر محمدی بیگم کے لئے رویا کئے اور
اس کے شوہر کے مرنے کی تمنا میں رہے مگر یہ آرزو پوری نہ ہوئی اور اسکے
وصال کی حسرت قبر میں لے گئے واہ رے خدائی اختیارات یہ تو الہامی دعویٰ
تھا اب کشفی دعویٰ بھی ملاحظہ ہو . کتاب آئینۂ کمالات اور کتاب البریہ صہ ۷۹
رَاَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ فَخَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ترجمہ دیکھا میں نے خواب میں کہ میں ہو بہو خدا ہوں اور یقین
کیا میں نے کہ ہو بہو میں خدا ہی ہوں خدا ہوتے ہی خدائی کاروبار شروع
کر دیئے پس میں نے آسمان اور زمین پیدا کیا . لیجئے جناب پہلے الہام
کے ذریعہ سے تو خدائی اختیارات ملے تھے اب کشف کے دعویٰ کر
پورے خدا ہو گئے اور آسمان و زمین کے قلابے ملا دیئے اس کشف
کے بارہ میں اکثر مرزائیوں کے مولوی کہا کرتے ہیں کہ جناب پیران پیر
رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ایسا خواب آیا تھا مرزا صاحب کو ایسا کشف ہوا تو
کیا مضائقہ ہے مگر پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے خواب کو پورا بیان نہیں
کرتے ہم پورا بیان کر دیتے ہیں جس سے آپ صاحبان کو مرزا صاحب کے
کشف اور پیران پیر رح کے خواب میں فرق معلوم ہو جائے گا - وھو ھذا

---

[۱] مرزا صاحب نے زمین آسمان تو پیدا کر دیا مگر قادیان کی سڑک ویسی کی ویسی ہی کچی رہی اسکو ٹھیک کر سکے

ایک دفعہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خواب میں ایک نورانی شکل کو آسمان
کے افق پر دیکھا اور اس نے کہا کہ اے عبدالقادر جیلانی میں تیرا رب ہوں
تیری عبادت منظور ہے اب شریعت کی تکلیف تجھ پر نہیں رہی جو چاہے سو کر
حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے لعین شیطان دور ہو لَاحَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خواب کو شیطانی خواب تصور
کرکے کہا اے لعین شیطان دور ہو مگر مرزا صاحب نے اپنے کشف کے متعلق
ایسا نہ کہا بلکہ الاستفتاء صـ۷۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھکو اپنے کشفوں اور
الہاموں پر ایسا ایمان ہے جیسا قرآن شریف پر فرماتے ہیں وَکَلِمْنِیْ بِکَلِمَاتٍ
نَذْکُرُ شَیْئًا مِّنْہَا فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ وَ نُؤْمِنُ بِہَا کَمَا نُؤْمِنُ بِکِتَابِ اللّٰہِ خَالِقِ
الْاَنَامِ اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو اپنے کشف مذکورہ بالا
پر یعنی خدا ہونے پر ایسا ایمان تھا جیسا قرآن شریف پر۔ اس سے ثابت ہوا
کہ مرزا صاحب کے کشف مذکورہ بالا اور پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے خواب میں
زمین و آسمان کا فرق ہے **دوستو!** یہ وہ الہامات ہیں جن سے مرزا صاحب
کا کفر اظہر من الشمس ثابت ہوتا ہے چہ جائیکہ ان کو نبی کہا جائے وہ تو سچے
مسلمان بھی نہیں ثابت ہوتے **باوجود ان واقعات صریحہ** کے خدا
جانے بطلان پرست مرزائیوں کی آنکھوں پر کیسا پردہ پڑ گیا ہے کہ ہزار
عینک لگائیں کحل الجواہر استعمال کریں بینائی کافور ہو گئی اور ہٹ دھرمی
پر اڑے ہوئے ہیں کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ایسے ہی لوگوں کے
لئے ہے لَہُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَہُوْنَ بِہَا وَلَہُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِہَا وَلَہُمْ
اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِہَا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ہُمْ اَضَلُّ ط یعنی ان کے لئے
دل ہیں مگر دلوں سے سمجھتے نہیں اور انکے لئے کان ہیں اور کانوں سے
سنتے نہیں اور ان کے لئے آنکھیں ہیں آنکھوں سے دیکھتے نہیں وہ
مانند چوپاؤں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے وقوف ہیں ہمارے مہربانوں

کے دلوں میں ذرہ بھی شرم نہیں رہی ہٹ دھرمی پر اڑے ہوئے ہیں ہیہات
صد ہیہات ؎

حیا و شرم ندامت اگر کہیں بکتیں — تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کیلئے

دوستو! خدارا اب بھی آنکھوں سے پٹی کھولو اور دل کے آئینہ
سے سوچو کہ کس ضلالت کے گڑھے میں ڈوبے ہوئے ہو کیوں جان بوجھکر
اپنی آنکھوں میں خاک ڈال رہے ہو یاد کرو خدا کا فرمان اِذَا جَآءَ اَجَلُہُمْ
لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ط

بیٹھی ہے موت تاک لگائے کمین میں — لے جائیگی کھینچ کر آخر زمین میں

اپنے پیرو مرشد کے واقعات کو پیش نظر کر لو کہ تمام عمر محمدی بیگم پر
مرتے رہے اور اس کے حصول کیلئے ناجائز کوششیں کرتے رہے مگر
افسوس کہ یہ آرزو بھی پوری نہ ہوئی اور کفِ افسوس ملتے ہوئے اس
جہان سے سدھارے۔ پھر کس بات پر اتنی ہٹ دھرمی آؤ سمجھ جاؤ ورنہ
کہوں گا کہ ؎

بس سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار — اب مان نہ مان تو ہے مختار

مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح

کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِیْ وَکَانُوْا بِہَا یَسْتَہْزِءُوْنَ ۝ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّہَا
اِلَیْکَ اَمْرٌ مِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ ۝ زَوَّجْنٰکَہَا اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا
تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ
اِنَّا رَآدُّوْہَا اِلَیْکَ وَ قَالُوْا مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ۝
انجام آتھم صـ۶۰ و ۶۱ ترجمہ:۔ لوگوں نے میری نشانیوں کی تکذیب کی اور وہ
تمسخر اور ٹھٹھا کرنے لگے پس اللہ تعالیٰ تم کو ان کے لئے کفایت کرے گا۔
اور منکوحہ آسمانی کو تمہاری طرف واپس لائے گا اور اس کا واپس لانا ہماری طرف

سے ہے اور ہم اس کو کرنے والے ہیں اور تمہارا نکاح محمدی بیگم سے تیرے
رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو کیونکہ خدا
کی باتیں بدلا نہیں کرتیں تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے بالضرور اس کو
کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اسے روک سکے بیشک ہم محمدی بیگم کو تمہاری طرف
واپس لائیں گے لوگوں نے کہا یہ وعدہ کب ہوگا تو لوگوں سے کہدے کہ اللہ
تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے دوستو! یہ وہ الہام ہے جس کی نسبت مرزا صاحب لکھتے ہیں
کہ اس پر ہم اسی طرح ایمان لاتے ہیں جسطرح کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پر۔ جب اس کے یقین اور صراحت کی یہ حالت ہے تو اس میں کسی طرح کی
غلطی کا احتمال بھی نہیں ہو سکتا اور اس کہنے کی بھی گنجائش نہیں ہے کہ
اس سے غرض محمدی بیگم کا نکاح میں آنا یا اس کے شوہر کا مرنا مقصود نہ تھا
بلکہ صرف ہدائیت تھی وہ ہوگئی کیونکہ مکرر بار بار نہائیت صراحت و تاکید
سے الہام میں اس کا بیان ہے کہ محمدی بیگم نکاح میں آئے گی اور ضرور
آئے گی اسے کوئی روک نہیں سکتا پھر مرزا صاحب نے اس الہام کے
بعد ایک عام اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۹ء کو شائع کیا کہ خدا نے مقدر کر رکھا
ہے کہ وہ مکتوب الیہ یعنی احمد بیگ کی دختر کلاں جس کے لئے درخواست
کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں
لائیگا۔ پھر مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام میں یہی الہام دوسرے
لفظوں میں تحریر کرتے ہیں احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح
میں آئیگی اور بہت لوگ عداوت کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر ایسا ہی
ہوگا ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائیگا باکرہ ہونے کی حالت میں یا
بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا ئیگا اور اس کام کو ضرور
پورا کریگا کوئی نہیں جو اسے روک سکے اور پھر انجام آتھم صا۳۱ میں تحریر کرتے
ہیں کہ مرزا احمد بیگ کا داماد سلطان احمد ڈھائی سال کے اندر مرجائے گا

احمد بیگ کے داماد کا میرے روبرو مرنا تقدیر مبرم[1] ہے۔ اگر میرے روبرو نہ
مرے اور میں اس کے سامنے مرجاؤں تو میں جھوٹا ہوں اگر میں سچا ہوں تو یہ
پیشگوئی اسی طرح پوری ہوگی جسطرح آتھم اور احمد بیگ کی پوری ہوئی اور احمد بیگ
کی لڑکی بیوہ ہوگی اور نکاح ثانی تک زندہ رہیگی پھر یہ عاجز بھی ان واقعات
کے پورا ہونے تک زندہ رہیگا اور اس عاجز کا اس لڑکی سے نکاح ہوگا
اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی تعریف یہ ہے کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ گویا کہ اللہ آسمان سے اتر آیا اور ضمیمہ انجام آتھم صا۵۴ میں
مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں یاد رکھو کہ اگر اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ
ہوئی یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں
گا۔ اے احمقو! یہ انسانی افتری نہیں یقیناً سمجھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے وہی
خدا ہے جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔

اے بطلان پرست مرزائیو! کیا احمد بیگ کا داماد سلطان احمد
کی زندگی میں مرگیا کیا محمدی بیگم نکاح میں آئی کیا اس کے فرزند نرینہ پیدا
ہوا کیا اب بھی مرزا صاحب اپنے اس فرمان کے موجب ہر بد سے بدتر اور
ہر جھوٹے سے جھوٹا ٹھہرا یا نہ افسوس صد افسوس کہ مرزا صاحب خود سلطان
احمد کے سامنے ذلت و خواری کی موت مرگیا وہ تمام عمر مرزا کی چھاتی پر مونگ
دلتا رہا اقبال تک بھی بیکا نہ ہوا ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ۔۔۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

میرے دوستو! تمہارے پیرو مرشد نے یہ سب الہامات مذکورہ بالا
اپنے صدق و کذب کے بارے میں تحریر کئے ہیں لہذا وہ اپنے مقرر کردہ معیار
کے موجب اپنے تمام دعاوی میں جھوٹے ثابت ہوئے اس لئے کہ اگر یہ

[1] تقدیر مبرم اسکو کہتے ہیں جسکا ہونا یقینی طور سے علم الٰہی میں قرار پاچکا ہو اسکے خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا
اگر کسی وجہ سے اس کے خلاف ظہور میں آئے تو خدا تعالیٰ کا علم ناقص قرار پائے۔ نعوذ باللہ

الہامات سچے ہوتے تو اس محمدی بیگم کا ہر طرح سے مرزا صاحب کے نکاح میں آنا ضروری تھا۔ اور احمد بیگ کے داماد کا مرنا بھی ضروری تھا اور جب محمدی بیگم نکاح میں نہ آئی اور سلطان احمد مرزا جی کی سامنے نہ مرا تو یقیناً ظاہر ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنے تمام دعاوی میں صادق نہ تھے بلکہ کاذب اور مفتری تھے اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ یہ سب الہامات غلط تھے خداوندی نہ تھے بلکہ خیالات نفسانی تھے اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے رشتہ داروں کی تھی وہ بسبب تقاضائے طبیعت پسند آ گئی مگر چونکہ وہ لڑکی کم سن تھی اور مرزا صاحب کا سن زیادہ ہو گیا تھا اس کے علاوہ ان کے لڑکے بالے بیوی موجود تھی۔ اسلئے انہیں کہنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی مگر اس کی محبت اور عشق کا غلبہ انہیں بے چین کر رہا تھا۔ پیغام کے لئے موقع کے منتظر تھے اتفاق سے ایک موقع آیا اس وقت مرزا صاحب نے نکاح کا پیغام کیا اور لڑکی کے باپ نے انکار کیا اب شعلہ محبت میں زیادہ اشتعال ہوا چونکہ غلبہ محبت میں بعض اوقات یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اسے اپنے محبوب کے ملنے کا یقین ہوتا ہے اور اسی کے تصور میں ہر وقت رہتا ہے لہذا اسی قسم کے خیالات و خوابات رات کو نیند میں آتے ہیں۔ انہیں خوابات کو مرزا صاحب نے الہامات سمجھکر لوگوں میں مشتہر کر دیا اور اگر ان خوابات نفسانیہ کو الہامات رحمانی بقول مرزا تسلیم کیا جائے تو پھر آخر کہنا پڑیگا۔ (۱) کہ **اللہ تعالیٰ تمام برائیوں سے پاک نہیں (۲) جھوٹ بولتا ہے (۳) وعدہ خلافی کرتا ہے (۴) اپنے رسول کو فریب دیتا ہے (۵) نہائت** پختہ وعدہ کر کے اور بار بار الہام سے اس کا یقین دلا کر اور برسوں اس کے پورا ہونے کے انتظار میں رکھکر اور یہ کہکر کہ انجام کار اسے ضرور پورا کرونگا۔ مگر پھر بھی پورا نہیں کرتا (۶) **خدا کے بعض وعدوں میں** پوشیدہ شرطیں ہوتی ہیں جنہیں کوئی بندہ کیونکر پورا کر سکتا ہے

اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ **اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے غیر معتبر** ہیں (۷) **علانیہ طور سے خدا اپنے رسول کا جھوٹا ہونا مخلوق** کو دکھاتا ہے اور اس کی وحی و الہام کو جھوٹا ثابت کرتا ہے منکوحہ آسمانی کے نکاح میں نہ آنے سے یہ سب الزام مرزا صاحب کے خدا پر ضرور آئے اور تمام مخلوق انکو جھوٹا ماننے پر مجبور ہو گئی اسواسطے علماء زمانہ نے اُن کے اوپر کفر کا فتویٰ لگایا اور یہی مرزائیوں کے عقائد ہیں اگرچہ مگر مرزائیوں کے مولوی محض فریب سے اپنے وہی عقیدے ظاہر کرتے ہیں جو اہلسنت والجماعت کے ہیں

اے دوستو! اگر مرزا صاحب کے تمام عقائد کو دیکھنا ہو تو مرزا محمود بیگ کے رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۶ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء وغیرہ کو دیکھو۔

مرزا صاحب کو حیض آنا منقول از کتب مرزا صاحب

مرزا صاحب اپنی کتاب اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳ میں تحریر کرتے ہیں یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو اور اب وہ کہاں تجھ میں باقی ہے پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا ہے اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے بنا اس لئے تو مجھ سے بمنزلہ اولاد ہے۔ **اے بطلان پرستو!** کبھی نہیں سُنا گیا تھا کہ کسے مرد کو بھی حیض آیا کرتا ہے۔ یہ تمہارے پیر و مُرشد کے تین لاکھ معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے کیونکہ معجزہ اسی کو کہتے ہیں جو خارق عن العادت ہو۔ مرزا صاحب کو حیض آنا بھی خارق عن العادت تھا مگر معلوم نہیں کہ حضور کو کس راستے سے حیض آیا کرتا تھا۔ یہ آپ صاحبان کو معلوم ہو گا۔ دوستو یہ سب کچھ ہوا لیکن سنت اللہ کے خلاف کچھ نہ ہوا کیونکہ مرزا صاحب تو سنت اللہ کے خلاف کو غیر ممکن سمجھا کرتے تھے

اسی وجہ سے پہلی تاریخ کے چاند گہن کو غیر ممکن خیال کرتے تھے اور جس شخص کو حیض آیا کرتا ہے اس کو حمل بھی ہو جایا کرتا ہے چنانچہ مرزا صاحب کتاب کشتی نوح صـ۴۷ میں تحریر کرتے ہیں بنظر غور ملاحظہ فرمایا جائے۔

مرزا صاحب کا حاملہ ہونا منقول از کتب مرزا صاحب

مرزا صاحب اپنی کتاب کشتی نوح صـ۴۶ و ۴۷ میں تحریر کرتے ہیں کہ میں[1] ابن مریم کس طرح بنا ہوں۔ میں نے دو برس تک صفت مریمیت میں پرورش پائی (یعنی غلام احمد سے مریم بنا) اور پردہ میں نشو و نما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو مریم کی طرح عیسےٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے **حاملہ** ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں **ابن مریم** ٹھہرا۔ **حاصل مطلب** یہ کہ مرزا صاحب نے ابن مریم کا دعویٰ کیا تو اُن کے مریدوں نے دریافت کیا کہ آپ ابن مریم کس طرح ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب مذکورہ بالا میں اپنے بطلان پرست مریدوں کی تسلی کے لئے لکھا کہ میں ابن مریم اس طرح بنا ہوں کہ پہلے اپنی والدہ صاحبہ چراغ بی بی کے پیٹ سے مرد پیدا ہوا تھا جب میری عمر چالیس برس کو پہنچی تب میں مرد سے عورت بنایا گیا اور میرا نام بجائے غلام احمد کے مریم رکھا گیا اور دو برس تک صفت مریمیت میں پرورش پاتا رہا یعنی مرد سے عورت بنا رہا اور پھر مجھ میں مریم کی طرح عیسیٰ کی روح نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد

---

[1] مرزا صاحب نے یہاں پر خواہ مخواہ محنت شاقہ اٹھا کر اپنے تئیں عیسیٰ ثابت کیا بہتر تھا کہ جہاں مرزا صاحب نے یہ لکھا تھا کہ تمام انبیاء کے ناموں میں موسوم کیا گیا (دیکھو در ثمین) وہاں اسی طرح مرزا صاحب یہ لکھدیتے کہ عیسیٰ کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہوں اور میری ماں کا نام مریم رکھا گیا کہ خواہ مخواہ اتنی مشقت اٹھائی۔ ۱۲ منہ

جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں **ابن مریم** بنا۔

دوستو! یہ تحریر تمہارے پیر و مرشد کی قابل غور ہے۔ مرد سے عورت بنے یعنی غلام احمد سے مریم بنے اور بغیر مرد کی صحبت کے حاملہ ہوئے اور دس مہینے تک حاملہ رہے پھر وضع حمل اسطرح ہوا کہ گھر کے کسی مرد و زن نے نہیں دیکھا بلکہ ظاہر میں اسی مرزائی صورت میں نظر آتے رہے اور پھر عجیب بات یہ ہوئی کہ مرزائی مریم کا پیٹ ایسا وسیع اور فراخ ہوا کہ جوان لڑکا ڈاڑھی مونچھ والا نکل آیا جس کا نام **ابن مریم** رکھا گیا اور پیدا ہوتے ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا اور ان کے قول کے مطابق قریباً تئیس ۲۳ برس تک لوگوں کو جہنم کا راستہ تبلا کر راہی ملک عدم ہوا۔ **دوستو!** اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنے اس بیان میں صادق نہ تھے۔ بلکہ کاذب تھے کیونکہ مرد کا حاملہ ہونا اور خون حیض کا آنا خلاف سنت اللہ ہے اور نہ اس کو عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ کبھی ایسا سُنا ہی گیا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

مرزا صاحب کا شہر لاہور میں فوت ہو کر قادیان میں دفن ہونا

مرزا صاحب سنہ ۱۹۰۸ء کے شروع میں بغرض علاج اُمّ المرزائین لاہور میں تشریف لیگئے اور اپنے ایک خاص الخاص مرید کے مکان پر رونق افروز ہوئے۔ اور علاج کرانے کی فکر میں تھے اچانک مرزا صاحب کو پخانہ کی حاجت ہوئی اور اپنے مرید صاحب کو ساتھ لیکر قضائے حاجت کے لئے گئے اور وہاں پر مرزا صاحب کو ایک قے اور دست آیا جس کی وجہ سے مرزا صاحب مُنہ کے بل پاخانہ میں گر گئے اور تمام مُنہ اور سر پاخانہ کو بھر گیا اور راہی ملک عدم ہو گئے اور جب آپ کے مُرید صاحب نے دیکھا کہ مرزا صاحب تو انتقال فرما گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون

کہکر حکیم نور الدین صاحب کو بلا کرلے آئے اور حکیم نور الدین صاحب نے مرزا
صاحب کو پاخانہ وغیرہ سے صاف کرکے قادیان کے پہنچانے کا فکر کیا اور
اس وقت شہر کے لوگ مرزا صاحب کی ماتم پرسی کے واسطے جمع ہوئے آریوں
نے کہا چونکہ مرزا صاحب کرشن اوتار تھے اس لئے ہم اپنے کرشن صاحب کی
نعش کو جلائینگے۔ اور پادریوں نے کہا چونکہ مرزا صاحب یسوع مسیح ابن مریم تھے
اس لئے مرزا صاحب کی نعش کا ہم انتظام کریں گے آخرکار بڑے جھگڑے
فساد کے بعد مرزا صاحب کی نعش کو قادیان میں پہنچانے کا انتظام کیا گیا اور
جب آپ کی نعش کو قادیان میں لے گئے اور تجہیز و تکفین کرنے لگے۔
اس وقت آپ کے **بطلان پرست** مریدوں نے کہا کہ حضرت صاحب کی
آخری زیارت کرائی جائے اور باہر سے بھی بہت لوگ آئے ہوئے تھے۔
اُنہوں نے بھی کہا کہ مرزا صاحب کی زیارت کرائی جائے مگر حکیم نور الدین
صاحب نے فرمایا کہ یہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی نبی اس دُنیا سے رحلت فرماجاتا
ہے اس کا تعلق اپنے حقیقی محبوب سے ہوجاتا ہے تو پھر اس کی زیارت
دُنیادار لوگوں کو نہیں کرائی جاتی چونکہ مرزا صاحب نبی اور رسول تھے، اس
واسطے آنجناب کی بھی زیارت نہیں کرائی جائیگی۔ مگر جو لوگ صاحب بصیرت
تھے وہ سمجھ گئے کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے اس واسطے حکیم نور الدین صاحب
زیارت کرانے سے گریز کرتے ہیں۔

مگر اے عزیزان من! اس وقت حکیم نور الدین صاحب کو یہ حدیث
یاد نہ آئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ مَا تُوُفِّیَ اللّٰہُ نَبِیًّا
قَطُّ اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ قُبِضَ کنز العمال جلد ۲ صـ۱۱۱ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے
کسی نبی کو نہیں فوت کیا مگر دفن کیا گیا اسی جگہ جس جگہ وہ فوت کیا گیا۔

اے بطلان پرست مرزائیو! یہ وہ حدیث ہے جس سے تم
ہرگز روگردانی نہیں کرسکتے کیونکہ اس حدیث کو خلیفہ ثانی امام جماعت قادیانی

مرزا محمود احمد اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱۱ نمبر ۴ ماہ اپریل ۱۹۱۶ء صفحہ،
میں تحریر فرماتے ہیں۔ عزیزو! اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ نبیوں کی سنت
یہ ہے کہ جس جگہ وہ مرتے ہیں اسی جگہ دفن کئے جاتے ہیں اگر مرزا صاحب تمہارے
زعم کے مطابق نبی تھے تو ضرور تھا کہ نبیوں کی سنت کے مطابق شہر لاہور بیت الخلاء[1]
میں دفن کئے جاتے کیونکہ وہ اسی جگہ فوت ہوئے تھے جیسا کہ محبوب
رب العالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے حجرۂ شریف میں رحلت فرما گئے تھے اور اس حدیث کے مطابق اسی
حجرۂ شریف میں دفن کئے گئے لہذا اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ مرزا صاحب
نبی نہ تھے بلکہ مفتری اور کاذب تھے اگر وہ سچے نبی ہوتے تو ضرور تھا کہ
مرزا صاحب کا مقبرہ شہر لاہور میں بنتا کیونکہ وہ اسی جگہ فوت ہوئے تھے۔

دوستو! ان واقعات مذکورہ بالا سے تمہارے پیر و مرشد کا کاذب
اور مفتری ہونا اظہر من الشمس ثابت ہوگیا ہے اس لئے کہ اس نے تمام
حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان کو پامال کرکے اپنے آپ کو افضل ہونیکا
دعوےٰ کیا اور محبوب رب العالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا طفیلی بیان
کیا اور اپنے ایک کشف میں ہو بہو خدا بنا اور جھوٹی باتوں کو حدیث کی طرف
منسوب کیا چنانچہ اپنی کتاب شہادت القرآن صـ۴۱ میں تحریر کرتے ہیں۔ بخاری
شریف کی وہ حدیث جس میں آخری زمانے کے خلیفہ کے متعلق لکھا ہے
کہ اس کے لئے آسمان سے آواز آئیگی ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ اب
سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو
اَصَحُّ الْکُتُبِ بعد کتاب اللہ ہے۔ اسی طرح اپنی کتاب نشان آسمانی صـ۱۶
میں تحریر کرتے ہیں جاننا چاہئے اگرچہ عام طور پر رسول اللہ کی طرف سے
یہ حدیث صحیح ہوچکی ہے کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کی اصلاح کے لئے ہر ایک

---

[1] رفع حاجت پاخانہ یعنی جس جگہ مرزا صاحب بیماری ہیضہ سے رحلت فرما گئے تھے سنت کے مطابق اسی جگہ دفن کرنا چاہئے تھا۔ منہ

صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہیگا جو اس کے دین کو نیا کریگا۔ لیکن چودہویں
صدی کے لئے یعنی اس بشارت کے بارہ میں جو ایک عظیم الشان مہدی چودہویں
صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اس قدر اشارات نبویہ پائے جاتے ہیں ان سے کوئی
طالب منکر نہیں ہو سکتا۔ علی ہذا القیاس وہ حدیث جو جھوٹ نمبر ۲ میں تحریر کیگئی ہے
عزیزو! مرزا صاحب نے یہ من گھڑت باتیں حدیث کی طرف منسوب کی
ہیں اور بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے مگر صفحہ بالکل نہیں تحریر کیا ہے اگر
تم میں جرأت ہے اور اپنے پیرو مرشد کو سچا جانتے ہو تو آؤ مرد میدان
بنو بخاری شریف جہاں میں موجود ہے اس کی ایک ایک حدیث کو دیکھلو اگر
بخاری شریف کی کسی حدیث میں یہ الفاظ ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ یا اس
کا مضمون ملجائے اور کسی حدیث میں چودہویں صدی کے مہدی کے لئے
اشارات پائے جائیں تو میں تمہارے پیرو مرشد کو سچا مان لونگا ورنہ یاد
رکھو ایسے جھوٹے شخص کیلئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ ترجمہ: حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے میرے اوپر قصداً جھوٹ بولا اسے چاہیئے
کہ وہ شخص اپنا گھر دوزخ میں بنالیوے۔ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمہارا
پیرو مرشد کا ملجا و ماویٰ دوزخ ہے کیونکہ بخاری شریف جیسی مشہور کتاب
پھر آنجناب کو ادنیٰ ادنیٰ بات پر وحی کی بارش اور پھر حضور کی وحی دخل شیطانی
سے محفوظ اور روح القدس ہر وقت آپ کے ساتھ۔ الہام جناب کا قطعی
مگر اس قدر جھوٹ سے نہ وحی نے روکا اور نہ روح القدس نے۔

اے پیارے دوستو! ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو اور **واقعات حال**
پر غور کرو کہ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ بعد احادیث صحیحہ نے قطعی فیصلہ
کر دیا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
چہ جائیکہ ایک جھوٹا شخص جس کے بے شمار جھوٹ ثابت کئے گئے ہوں وہ

دعویٰ نبوت کا کرے اور اپنے نہ ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ دیوے ایسے شخص
کے لئے محبوب رب العالمین سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ
النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (رواہ مسلم ترمذی ابوداؤد) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میری اُمت میں تیس ۳۰ شخص جھوٹے ہونگے اور ہر ایک دعویٰ
کرے گا کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں حالانکہ میں تمام انبیاء کا ختم کرنے
والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اس حدیث میں پہلے حضور علیہ السلام نے
اپنی اُمت کے مدعیان نبوت کو جھوٹا فرما کے اُن کے جھوٹے ہونے کی دلیل
میں وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا جس کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے خاتم النبیین فرمایا ہے جس کے معنی ہیں
آخر النبیین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دوسری تفسیر کرنے کی
غرض سے الفاظ بدل دیئے اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا یعنی میرے بعد کوئی
نبی کسی قسم کا نہ ہوگا۔ خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی ظلّی ہو یا غیر ظلّی بروزی ہو یا
غیر بروزی یہ عموم اس وجہ سے ہوا کہ لفظ نبی نکرہ ہے پھر اس پر لائے نفی
جنس کا لاکر یہ فرمایا کہ کسی قسم کا کوئی نبی میرے بعد نہیں ہے یعنی انسان کو
کسی قسم کی نبوت کا مرتبہ نہ ہوگا اس لفظ سے النبیین کی کامل تشریح ہوگئی
کہ اس پر الف لام استغراق کا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تمام انبیاء کے آخر میں ہیں خواہ وہ انبیاء کرام کامل ہوں یا کم مرتبہ
کے ہوں آپ کا وہ عالی مرتبہ اور شان رحمت ہے کہ آپ کے ماننے والا کسی کے
نہ ماننے سے جہنمی نہیں ہو سکتا اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کا آنا آپ کی نہایت
کسر شان ہے کہ آنجناب کا ماننے والا دوسرے جھوٹے شخص کے نہ ماننے
سے سایۂ رحمت میں آکر پھر تحت زحمت میں پڑجائے اور جہنم کا مستحق ہوجائے
اور حضور کی رحمت عامہ اس کے کچھ کام نہ آئے اور وہ جدید نبی آپکی شان رحمت

کو ملیامیٹ کردے جیسے کہ مرزا صاحب نے تمام جہان کے مسلمانوں کو جہنمی بنا کر
آپ کی عالیشان کو اپنے خیال میں پامال کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے توہین انبیاء
میں ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو ملیامیٹ
کیا ہے۔ بلکہ تمام اولیاء، انبیاء خصوصاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا طفیلی
بتایا ہے اور تمام کائنات کے وجود کا موجد اپنے آپ کو بتایا ہے اور اُنکا
وہ کشف جو میں نے پہلے توہین انبیاء کے باب میں تحریر کیا ہے رَأَيْتُنِيْ فِي
الْمَنَامِ عَيْنَ اللّٰهِ وَ تَيَقَّنْتُ اَنَّنِيْ هُوَ فَخَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ[1] بنظر
غور ملاحظہ فرمایا جائے **صد ہزار لعنت کا ہار ایسے جھوٹے کے گلے**
میں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر حملہ کیا اور خود خدا ہونے کا مدعی ہوا
اور جناب رسول خدا کی شان کو پامال کرکے تمام انبیاء اولیاء کے مرتبہ کو ملیا
میٹ کردیا **ایسے جھوٹے شخص** کے لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح
بخاری میں فرماتے ہیں۔ يُبْعَثُ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ
كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی قیامت کے قریب تیس ۳۰ جھوٹے دجال
پیدا ہونگے اور ہر ایک نبوت کا دعویٰ کریگا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو
شخص حضرت صلعم کے بعد دعویٰ نبوت کریگا وہ جھوٹا ہوگا اور اسکو دجال کہا
جائیگا چنانچہ اس حدیث کے موجب مرزا صاحب بھی دجال ثابت ہوئے
چہ جائیکہ انکو نبی کہا جائے اور ترمذی شریف میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ
ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی جب تک دنیا میں قریب تیس ۳۰ کے
جھوٹے دجال پیدا نہ ہولینگے قیامت قائم نہ ہوگی اس حدیث میں بھی حضرت

[1] دیکھا میں نے اپنے آپ کو نیند میں کہ میں ہو بہو خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں
پس میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ منہ ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعیوں کو دجال فرمایا ہے لہذا ثابت ہوا کہ
مرزا صاحب اس حدیث کے موجب بھی دجال تھے ایسے شخصوں کے بارہ میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح مسلم میں فرماتے ہیں قَالَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ
(رَوَاهُ صحیح مسلم) ترجمہ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ
میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے اپنی تمام اُمت
سے فرمایا کہ قیامت کے قریب جھوٹے مدعی ہونے والے ہیں ان سے بچو۔

دوستو! جھوٹوں کے آنے کی اور ان سے بچنے کی تاکید کس طرح
ہو رہی ہے مگر کسی نئے نبی کے آنے اور اس پر ایمان لانیکا ذکر کسی حدیث
میں نہیں آیا حالانکہ اس کا ذکر بھی ضرور تھا اور ان حدیثوں میں نہایت
صاف طور سے یہ بیان ہے کہ ان جھوٹے مدعیوں کے لئے جناب رسول اللہ
صلعم کے بعد سے قیامت تک کوئی وقت معین نہیں ہے بلکہ الفاظ حدیث کی
یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت میں زیادہ ہونگے یعنی اگرچہ جھوٹے مدعی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر وقت سے شروع ہوگئے مگر قیامت
تک ان کا سلسلہ آہستہ آہستہ رہیگا کوئی وقت ایسا نہیں ہوسکتا کہ کہا جائے
کہ اس پیشگوئی کا وقت تمام ہوگیا اب سچے نبی آسکتے ہیں کیونکہ حدیث کے
الفاظ اس کے بالکل خلاف ہیں اگر سچے نبی آتے تو ان حدیثوں میں ضرور
ان کا بیان ہوتا کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے ڈرانا اور بچانا ضرور تھا اسی طرح
اگر سچے نبی آنے والے تھے تو ان پر ایمان لانے کی ترغیب ہوتی اور
ضرور ہوتی کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے بچنے کی ضرورت ہے اسی طرح سچوں
پر ایمان لانا فرض ہے اسلئے کسی حدیث میں مثلاً آتا اِنَّ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ يُبْعَثُوْنَ[1]

[1] تحقیق اللہ کے انبیاء بھیجے جائینگے میری نبوت کے زیر سایہ میں پس تم ان پر ایمان لانا

تَحْتَ نَحُوْتِیْ فَاصِبُوْا بِہِمْ مگر اس مضمون کا تو ایک روائت میں بھی پتا نہیں ہے اور جھوٹوں کے بیان میں مثلی۔ وحدیثیں مختلف طور سے آئی ہیں اور بعض میں اس کے بعد نہائت صفائی سے لا نبی بعدی فرما کر متعدد طریقے سے ہر قسم کے نبی کی نفی فرمائی ہے کسی قسم کی تخصیص کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتی الفاظ حدیث اور قرینہ ماسبق اور مالحق سب عموم پر شہادت دیتے ہیں اور جنس نبی کی نفی ثابت ہوتی ہے مگر اس کے خلاف آنکھوں پر جہالت اور تعصب کی پٹی باندھ کر ان حدیثوں میں بلا دلیل تخصیص کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور عوام کے فریب دینے کو وہ اقوال پیش کئے جاتے ہیں جو کسی دلیل عقلی اور نقلی سے خاص کئے گئے ہیں اس پر ذرا غور نہیں کرتے کہ کس کس طریقے سے حضور علیہ السلام نے سچے نبی کے ہونے کی عام طور پر نفی کی ہے اور خصوصیت کا کہیں اشارہ بھی نہیں فرمایا ہے جس **بطلان پرست** کو دعویٰ ہو وہ مرد میدان بنکر کوئی حدیث پیش کرے۔

ناظرین! احادیث مذکورہ بالا سے روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کو اس قدر ضروری اور مہتم بالشان سمجھا تھا کہ متعدد اصحاب سے مختلف اوقات میں صاف بیانی کے مختلف طریقوں سے بیان فرمایا ہے تاکہ کسی کم علم اور ناقص فہم کو بھی اس کے سمجھنے میں کوئی عذر نہ رہے۔ مگر قادیانی بطلان پرست مُبلّغ اپنی کمائی کی دھن میں حواس باختہ ہو گئے ہیں۔ کہ احادیث صحیحہ قطعیہ کے مقابلہ میں قول لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ پیش کرتے ہیں اور لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ[1] کو دکھاتے ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ لا فتی الا علی کی خصوصیت تو چشم دید اور ہاتھوں کی حس معائنہ اور مشاہدہ کرا رہی ہے کہ بے انتہا دوسرے جوان موجود ہیں

[1] یہاں پر تو حرف استثناء اِلَّا ہے اسکو لا نبی بعدی کر کیا واسطہ حیف ہے ایسی عقل پر۔

اسلئے لَا فَتٰی سے ایک خاص صفت کے جوان مراد ہیں اگر خاص جوان مراد نہ لئے جائیں تو معائنہ اسکو جھوٹا قرار دے گا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں تخصیص کی کون دلیل ہے اسی طرح لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کو دوسری حدیث قراۃ الامام قراۃ لہٗ خاص کر رہی ہے اب **بطلان پرست دوستوں** کا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کو خاص کرنا ایسا ہے جیسے کوئی بت پرست لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو خاص کرے اور یہ معنی بیان کرے کہ جو معبود بلند مرتبہ ہے وہ اللہ ہے اس سے چھوٹے معبودوں کی نفی نہیں ہوتی جو کم مرتبہ ہیں **اب اگر آپ** بت پرستوں کے شریک ہوں اور کلمہ طیبہ کے لاء نفی جنس میں خصوصیت کے قائل ہوں اور جھوٹے معبودوں کو مانیں تو ہم آپ سے خطاب چھوڑ دینگے اور اگر آپ ان کے معبودوں کو تسلیم نکریں گے اور کلمہ لا الہ الا اللہ کو عام معبودوں کی نفی ثابت کریں گے تو لا نبی بعدی میں بھی آپ کو عام نفی ثابت کرنی ہوگی کوئی خصوصیت آپ ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ الفاظ عرب محاورہ عرب میں جس معنی کے لئے موضوع ہیں اس سے جو مطلب سمجھا جاتا ہے وہی مطلب ہر عربی جملہ کا ہونا ضرور ہے البتہ بعض وقت کسی دلیل عقلی یا نقلی سے اس کے خلاف ہو سکتا ہے جس طرح پہلے جملے جو لکھے گئے ہیں لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ اور لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ان میں دلیل عقلی اور نقلی خاص کرنے کی موجود ہے جیسا کہ تحریر کیا گیا **دوستو!** مذکورہ بالا بیان سے روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے تمام دعاوی میں صادق نہ تھے بلکہ مفتری اور کاذب تھے اگر وہ صادق اور سچے ہوتے تو ضرور تھا کہ پہلے مکہ معظمہ یا کابل وغیرہ جا کر دعوی نبوت کی تبلیغ کرتے یا وہاں کے بادشاہوں کے نام خط لکھتے کہ میں نبوت کا مدعی ہوں میرے پر ایمان لاؤ ورنہ تمہاری سلامتی نہیں جسطرح محبوب رب العالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا خط روم کے بادشاہ ہرقل کے نام لکھا تھا دھوھذا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ط ترجمہ یہ خط محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے طرف بادشاہ روم ہرقل کے سلام ہے اوپر اس شخص کے جو ہدایت کی اتباع کرتا ہے اما بعد پس میں آپ کو تبلیغ کرتا ہوں اسلام کی۔ اسلام قبول کر لو سلامت رہوگے اللہ آپ کو اجر دیگا دگنا پس اگر تم روگردانی کروگے تو تمہارے پر گناہ ہوگا تمہاری قوم کا۔ اے اہل کتاب آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور تمہارے یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ تعالے کی۔ اور نہ شریک لاویں ساتھ اس کے کچھ اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو پروردگار سوائے اللہ تعالیٰ کے پس اگر پھر جاویں پس کہو گواہ رہو تم ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں۔

اے بطلان پرستو! غور کرو کہ محبوب رب العالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو کس زور سے اپنی نبوت کا خط لکھا کہ اسلام قبول کر لو ورنہ تمہاری سلامتی نہیں حالانکہ آنجناب کی رسالت کا ابتدائی زمانہ تھا اور تمام کفار مکہ دشمن تھے اور ہر ایک طرح کی تکلیف دیجاتی تھی مگر حضور کلمہ توحید کے ظاہر کرنے سے نہیں رُکتے تھے یہاں تک حضور کو اپنا اصلی وطن مکہ شریف چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے جانا پڑا وہ اصلی وطن جس کے لئے ایک شاعر نے کہا ہے ؎

حُبِّ وطن از ملکِ سلیماں خوشتر
خارِ وطن از سنبل و ریحاں خوشتر

اور اس وقت کو یاد کیا جائے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف چھوڑ کر غار حرہ میں پناہ لی تھی اور اوپر کفار قتل کے ارادہ سے گھوم رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکرؓ کفار کو دیکھکر گھبرا گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اے ابوبکرؓ ڈرو مت اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ **دوستو!** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ایسی سخت تکلیفیں برداشت کرکے اپنی رسالت کو لوگوں سے منوایا اور نہ آنجناب کو مال و دولت کی ضرورت تھی اور نہ کبھی اپنے ماننے والوں کر چندہ جمع کیا تھا اور نہ کوئی اپنا عالیشان مکان بنایا تھا اور نہ کبھی رنگا رنگ کے کھانے کھاتے تھے بلکہ کئی کئی روز فاقہ کشی میں رہنا پڑتا تھا اور پیٹ پر پتھر باندھتے تھے۔ اب جدید نبی کی حالت کو دیکھا جائے۔ کہ اب تک ان کے مریدوں سے چندہ جمع کیا جاتا ہے گویا کہ ایک قسم کا خدائی ٹیکس مقرر کیا ہوا ہے جو بعد مرنے کے بھی نہیں چھوٹتا قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ چنانچہ جو مرید ان کا چندہ نہ دیوے وہ بیعت سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

دوستو! تم کو معلوم ہے کہ تمہارا روپیہ کہاں خرچ کیا گیا ہے۔ قادیان میں جاکے دیکھو کہ ان کا کیسا عالیشان مکان بنا ہوا ہے جس کے اوپر ہزاروں روپیہ خرچ آیا ہوگا اور ان کی باقی ماندہ عمارتوں کو بہ نظر غور ملاحظہ فرمایا جائے کہ کس قدر ان کے اوپر روپیہ خرچ کیا ہوگا اور منارۃ المسیح کو دیکھا جائے کہ جس کے اوپر ہزاروں روپیہ خرچ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں کیا یہ نبی کی شان ہے کہ لوگوں سے زبردستی چندہ کرکے اپنے مکانات وغیرہ پر بیجا خرچ کرے اور جو شخص نہ دیوے وہ بیعت اور اپنی اُمت سے خارج کردیا جائے کسی نبی نے ایسا کیا ہرگز ہرگز نہیں بلکہ آپ نے حضرت یحییٰ کا ذکر پہلے اس کتاب میں

پڑھا ہوگا کہ آپ کی خوراک درختوں کے پتے اور جنگل کی گھاس تھی آپ کے پاس دنیا کے مال ومتاع سے کچھ بھی نہ تھا۔ اور نہ رہنے کے لئے کوئی مکان تیار کیا تھا۔ کمبل پہنتے اور جہاں رات ہوتی پڑ رہتے اور عبادت کرتے کرتے بالکل نحیف اور لاغر ہو گئے تھے خدا تعالیٰ کی خشیت اور زہد ایسا غالب تھا کہ دُنیا کی کسی شے پر نظر نہیں پڑتی تھی اور نہ دُنیا کی کوئی خواہش آپ کے دل میں پیدا ہوتی تھی۔ اس لئے تمام عمر آپ نے عورت کی صورت نہیں دیکھی تھی۔ **اب جدید نبی** کی حالت کو دیکھا جائے کہ تمام عمر محمدی بیگم کے خواب آتے رہے اور اسی کے عشق میں راہی ملک عدم ہوگئے اور اس واقع کو یاد کیا جائے کہ جب اس نے ایک **بیگانی عورت** کا بوسہ لیا اور دانت سے رخسارہ کاٹ لیا ایسا کام کوئی نکمّا سے نکمّا اور نالائق سے نالائق آدمی بھی نہیں کر سکتا۔ اس واقع کو اگر مفصل دیکھنا ہو تو رسالہ **عشق مجازی قادیانی کی بوسہ بازی** میں دیکھا جائے۔ یہ رسالہ منظوم مرزا صاحب کے اس واقع کے متعلق سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء میں دو دفعہ ہزاروں کی تعداد میں چھپکر پیسے پیسے ادھیلے ادھیلے کو بازروں میں فروخت ہوا بلکہ مُفت تقسیم ہوا چونکہ یہ رسالہ مرزا صاحب کی حیات میں چھپا اور اُنہوں نے اس پر خاموشی اختیار کی اسلئے یہ رسالہ مسلمہ مرزا صاحب کا ہے۔ الخاموشی نیم الرضا اور اس واقع کو منشی پیر بخش سیکرٹری نے بھی اپنے رسالہ انجمن تائید الاسلام بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء میں تحریر کیا کہ:

عزیزو! تمہارے پیرو مرشد ان واقعات صریحہ سے تو سچے مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتے چہ جائیکہ اُن کو نبی کہا جائے پھر کس بات پر اتنی ہٹ دھرمی کی جاتی ہے **خدارا** اب بھی غور کرو اور سوچو کہ کس ضلالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہو۔ کیوں جان بوجھکر اپنی آنکھوں میں خاک ڈال رہے ہو کیا یہی فخر الانبیا ہے اسی کی نبوت پر زمین و آسمان نے گواہی دی اور اسی کے لئے وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً

لِّلْعٰلَمِیْن فرمایا گیا اور اسی کے لئے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کہا گیا

اثبات دعویٰ نبوّت منقول از کتب مرزا صاحب

پہلا الہام جو مرزا صاحب کو بغیر کسی استثنا کے رسول بناتا ہے قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ترجمہ اے مرزا تو ان لوگوں کو کہدے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمام لوگوں کی طرف آیا ہوں۔ اخبار الاخیار ص۵

دوسرا الہام اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ترجمہ اے مسلمانوں ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ مرزا صاحب نے اس آئت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے اس رسول کے مانند جو فرعون کی طرف بھیجا۔ مرزا صاحب کا اس الہام کی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے رسول ہونے کا دعویٰ ہے جو صاحب شریعت وکتاب تھے۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱۶

تیسرا الہام یٰسٓ ۚ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ترجمہ۔ اے مرزا صاحب تو خدا کے مُرسلوں میں کر ہو اور راہ راست پر ہی

چوتھا الہام قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ترجمہ کہہ تو اے مرزا لوگوں سے اگر اللہ سے محبّت چاہتے ہو میں میری پیروی اور اتباع کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔ الاستفتا ص۸۱

پانچواں الہام قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ کہدے تو اے مرزا کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں مگر میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے۔ حقیقۃ الوحی ص ۸۲

چھٹا الہام وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ترجمہ ہم نے اے مرزا تجھے تمام دنیا پر رحمت کرکے بھیجا ہے۔ الاستفتار ص۸۲

ساتواں الہام۔ هُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ ۔ ترجمہ - خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور اپنے سچے دین کیساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ حقیقۃ الوحی صـــ ۷۱ اس الہام میں خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو دین حق اور ہدائیت کے ساتھ بھیجتا ہے تو پھر مرزا صاحب جدید دین لے کر آئے تو پھر کیوں صاحب شریعت وکتاب نبی نہیں لاہوری جماعت بتائے ورنہ اس کا یہ الہام غلط ہو جائیگا

آٹھواں الہام۔ لَوۡلَاكَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاكَ ترجمہ اے مرزا اگر میں تجھکو نہ پیدا کرتا تو آسمان وزمین کو نہ پیدا کرتا اور جو اولیاء وانبیاء ہیں تمہارے طفیلی ہیں۔ الاستفتاء صـــ ۸۵

نواں الہام۔ اِنَّمَا اَمۡرُكَ اِذَا اَرَدۡتَ شَيۡئًا اَنۡ تَقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۔ الاستفتاء صـــ ۸۶

اب مرزا صاحب کو بذریعہ الہام یہ مرتبہ کن فیکون بھی ملگیا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مرزا صاحب تو ارادہ کرے کسی شے کے ہونے کا تو کلمہ کن کہہ فوراً وہ شئ ہو جائے گی۔ الاستفتاء صـــ ۸۶

قول مرزا جی [۱] میں خدا کے فضل سے نبی ورسول ہوں دیکھو اخبار بدر مارچ ۱۹۱۸ء

قول مرزا جی [۲] خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا اربعین نمبر ۴ صـــ ۱۶

جب مدار نجات اب مرزا صاحب کی بیعت اور تعلیم پر ہے تو وہ ناسخ دین محمدی ہیں پھر کیوں ان کو بقول ان کے رسول نہ مانا جائے۔

قول مرزا جی [۳] جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ دیکھو

اربعین نمبر ۴ صـــ ۶ و ۷ یہاں مرزا صاحب کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے کوئی بطلان پرست شخص انکار نہیں کر سکتا لہذا ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مستقل نبی تھے نہ کہ ظلی اور بروزی۔

قول مرزا جی [۴] الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اُس کا دشمن جہنمی ہے دیکھو انجام آتھم صـــ ۶۲ اب لاہوری جماعت بتائے کہ اگر مرزا صاحب مدعی نبوت ورسالت نہیں تھے تو پھر اسکا دشمن جہنمی کیوں کر ہے اور جب آپ ان کی رسالت پر ایمان نہیں لائے تو کیوں جہنمی نہ ہوئے۔

قول مرزا جی [۵] سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ دافع البلاء صـــ ۱۱

قول مرزا جی [۶] خدا وہی ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدائیت اور دین اور تہذیب اخلاق کیساتھ بھیجا۔ اربعین نمبر ۳ صـــ ۳۶ طبع دوم

قول مرزا جی [۷] جبکہ مجھکو اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن شریف پر اربعین نمبر ۴ صـــ ۲۵

لاہوری بطلان پرست مرزائی بتلاویں کہ جس کی وحی انجیل توریت اور قرآن شریف کی مانند یقینی ہے وہ کیوں رسول نہیں اور اسکی وحی کیوں وحی رسالت نہیں اور مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ بعد حضرت خاتم النبیین کے وحی رسالت مسدود ہے کیوں جھوٹ نہیں دونوں میں ایک بات ضرور جھوٹ ہونی چاہئے۔ لِاَنَّ الۡحَقَّ لَا يَكُوۡنُ فِیۡ طَرَفَیِ النَّقِيۡضِ کیونکہ حق دو مخالف سمتوں میں نہیں ہوتا یا یہ جھوٹ ہے کہ وحی رسالت بعد آنحضرت صلعم کے مسدود ہے یا یہ جھوٹ کہ مرزا صاحب کی وحی قرآن کریم کے مانند قابل ایمان لانے کے ہے دونوں صورتوں میں مرزا صاحب

جھوٹے ہیں۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ ط

قول مرزاجی میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسیطرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ الاستفتا صہ ۷۹

قول مرزاجی جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں گذر گئے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں حقیقۃ الوحی صہ ۳۹۱

لاہوری مرزائی جماعت بتاوے کیا مجدد نبی و رسول ہونے کا دعویٰ بھی کیا کرتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی علیہ الرحمہ کو ہی ثابت کردو

قول مرزاجی جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے تحفہ گولڑویہ مصنفہ مرزا صاحب صہ ۴۱ و ۶۳

لاہوری جماعت بتاوے کہ وہ شخص جس کے معجزات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں سے سو گنا زیادہ ہیں جو فرق ہزار اور لاکھ میں ہے وہ فرق مرزا صاحب اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ میں ہے پھر وہ کیوں نبی و رسول نہیں یہ دوسری بات ہے کہ اگر آپ کو نورِ ایمان اس پایہ کا دیا ہے۔ کہ جس کی روشنی میں مرزا صاحب اپنی تمام دعاوی میں کاذب دکھائی دیتے ہیں تو بسم اللہ پھر صاف الفاظ میں من کل الوجوہ عقائدِ فاسدہ مرزائیہ سے توبہ کرکے مسلمانوں کے ساتھ ہو جاؤ اور راہِ نجات پر آؤ کس قدر غضب ہے کہ ایک غلام دعویٰ کرتا ہے کہ میں اپنے آقا

سے نشان دکھانے اور اعجاز نمائی میں اس قدر زیادہ ہوں اگر اس کے آقا کے تین ہزار معجزے ہیں تو میرے تین لاکھ معجزے ہیں مگر کاذب ایسا ہو کہ منافقانہ طور پر مسلمانوں کو قابو رکھنے کے لئے کہے کہ میں نے جو کچھ پایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے پایا ہے۔ حالانکہ عمل اس پر ہے ؎

پنجہ در پنجہ خدا دارم — من چہ پروا و مصطفےٰ دارم

مرزا صاحب اپنی کتاب اعجاز احمدی صہ ۷۱ میں اپنی بابت میں ایک شعر تحریر فرماتے ہیں ؏ لَہٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ وَاِنَّ لِیْ ۔ غَسَا الْقَمَرَانِ الْمُشْرِقَانِ اَتُنْکِرُ

دوستو! جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے کہ شق القمر معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا مگر خود پرست اور کاذب مرزا اپنے جھوٹے دعویٰ کے ثابت کرنے کے واسطے حضور علیہ السلام کے معجزہ شق القمر سے بھی ایک معمولی چاند گہن کہکر انکار کرتا ہے اور گستاخ اس قدر آنحضرت صلعم پر اپنی فضیلت جتاتا ہے اور یہانتک کہہ گذرا ہے کہ حضرت خلاصہ موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت و دجال و مسیح موعود و دابۃ الارض یاجوج و ماجوج و طلوع شمس من المغرب کی حقیقت معلوم نہ تھی ازالہ اوہام حصہ دوم طبع ثانی صہ ۱۱۸۳ و طبع اول حصہ دوم صہ ۶۹۱ و ۶۹۲

انکار دعویٰ نبوت منقول از کتب مرزا صاحب

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ ازالہ اوہام حصہ دوم صہ ۲۵۲ تفسیر آیت ۲۱ متعلقہ وفات مسیح یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا پس اس سے بھی بکمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم دنیا میں نہیں آسکتا کیونکہ مسیح ابن مریم رسول ہے اور رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرئیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت

ؔ اسکے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا۔

منقطع ہے۔ **تحفہ گولڑویہ مصنفہ مرزا صاحب ص۸۳** اَلْمُنْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اور وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں اللہ تعالیٰ صریح طور پر نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کرچکا ہے اور صریح لفظوں میں فرماچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ جیساکہ فرمایا ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ **فیصلہ آسمانی ص۳** میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں **جنگ مقدس ص۶۷** میرا ان الزامات کی نسبت اگرچہ میں نے بار بار بیان کیا ہے اور اپنی کتابوں کا مطلب سُنایا کہ کوئی کلمہ کفر ان میں نہیں ہے۔ اور نہ مجھے دعویٰ نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ہونیکا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پرانا **سراج المنیر مصنفہ مرزا صاحب ص۹۳**

ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شُد اختتام

حمامۃ البشریٰ مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص۲۰۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں جیسے کہ ان کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا خاتمہ کردیا ہے **دین الحق ص۲۷** سیدنا ومولانا حضرت رسول ختم المرسلین کے کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں **حمامۃ البشریٰ ص۷۹** یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہوجاؤں اور قوم کافرین سے جاکر ملجاؤں یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہوکر نبوت کا دعویٰ کروں۔ **دین الحق ص۲۹** میں جناب خاتم المرسلین کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسکو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

سراج منیر ص۳ بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ ایسا ہی نبی کرکے پکارنا جو مسیح موعود کے لئے حدیثوں میں آیا ہے وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا یہ وہ علم ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی **ازالہ اوہام حصہ اول ص۷۹ و ۹۵**

من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب ہاں ملہم استم وز خداوند منذرم

ازالہ اوہام ص۵۷۷ اگر خداوند تعالیٰ صادق الوعدہ ہے اور جو خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے **الاستفتاء ص۶۶** وَاِنَّ رَسُوْلَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَعَلَيْهِ انْقَطَعَتْ سِلْسِلَةُ الْمُرْسَلِيْنَ فَلَيْسَ حَقُّ اَحَدٍ اَنْ يَّدَّعِيَ النُّبُوَّةَ بَعْدَ رَسُوْلِنَا الْمُصْطَفٰى عَلَى الطَّرِيْقَةِ الْمُسْتَقِلَّةِ ترجمہ اور تحقیق ہمارا رسول نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور آنجناب کے اوپر مرسلین کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے پس کسی شخص کے لئے نہیں حق یہ کہ دعویٰ نبوت کرے بعد ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ مستقلہ کے

ختم نبوت منقول از کتاب اللہ واحادیث محمد مصطفیٰ صلعم

فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (پ۲۲ سورہ احزاب ع۵)

دوستو! مذکورہ بالا آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ حضرت زید صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسر متبنیٰ یعنی پالک تھے حضرت زید کی شادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی میاں بیوی میں بحث نا اتفاقی رہا کرتی تھی آخر حضرت زید نے شریعت کے موجب حضرت زینب کو طلاق دیدی بعد طلاق عدت گذرنے پر خداوند کریم کے حکم سے حضرت زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آئی اور ازواج مطہرات میں داخل ہوئی۔ اس پر دشمنان اسلام نے طعن وطنز کے راہ سے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔ حالانکہ بیٹے کی

بیوی قرآن شریف کے رو سے حرام ہے۔ اس بیہودہ اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے
اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے (حقیقی
اور نسبی) باپ نہیں ہیں پس زید آپکے حقیقی اور نسبی بیٹے نہیں ہوئے اور زید کی بیوی
آپ پر حرام نہیں ہوئی ہیں۔ مذکورہ بالا اعتراض لغو ہے اور نہ سمجھی پر مبنی ہے۔ بلکہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں۔ اس آیت
میں لفظ خاتم النبیین کی قرات میں اختلاف ہے سات قاریوں میں سے چھ قاریوں
کے نزدیک خَاتِمَ النَّبِیّٖنَ بکسر تا ہے اور یہی مشہور قرات ہے اور ایک قاری عاصم کے
نزدیک خاتم النبیین بفتح تا ہے اگرچہ یہ قرات مشہور نہیں مگر ہندوستان میں اسی قرات
کا رواج ہو گیا ہے چنانچہ یہاں کے قرآن مجید میں خاتم النبیین بفتح تا ہی ہے بہرکیف
اگر خاتم کو بکسر تا پڑھے تو یہ صیغہ اسم فاعل کا ہے ختم یختم باب ضرب یضرب
سے اور اس کے معنی ختم کرنے والا یا مہر کرنے والا خاتم النبیین کے معنی یہ ہونگے۔
کہ نبیوں کا ختم کرنے والا اور دوسرے معنی صحیح نہیں ہو سکتے۔ پس اس صورت
میں نبوت کا ختم ہو جانا روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے تھوڑی سمجھ کا آدمی بھی اس کو
اچھی طرح سمجھ سکتا ہے اور اگر خاتم بفتح تا پڑھئے تو خاتم کے تین معنی ہیں (۱) انگوٹھی
جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ چاندی کی انگوٹھی (۲) مہر جیسے خاتم الکتاب خط کی مہر (۳) آخر
جیسے خاتم القوم قوم کا آخری شخص عربی لغات یا عربی محاورات پر غور کرنے سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتِم بالکسر و خاتَم بالفتح یہ الفاظ جب کبھی ایسی چیز کی طرف
مضاف ہوتے ہیں جس کے بہت سے افراد ہوں تو ختام خاتِم بالکسر خاتَم بالفتح
ہر ایک کے معنی آخر کے ہوتے ہیں جیسے خاتم القوم قوم کا آخری شخص مجمع البحار جو
احادیث کی ایک معتبر لغت ہے اور قاموس اس کی شرح تاج العروس اور لسان العرب
وغیرہ عربی کی مشہور لغتوں میں صاف لکھا ہے ختام الوادی اقصاہ ختام القوم وخاتِمہم
وخاتَمہم آخرہم کہ ختام الوادی کے معنی انتہائے وادی ہے اور ختام القوم اور خاتِم القوم
اور خاتَم القوم کے معنی آخر قوم ہیں اور اس کے ساتھ ان کتابوں میں اسکی تصریح موجود
ہے۔ کہ خاتِم النبیین یا خاتَم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں پس خاتم النبیین پر جو

خاتم النبیین ہر حالت میں یہی مطلب ہوگا۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہیں یعنی تمام
انبیائے کرام کے آخر میں آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث
میں فرماتے ہیں:۔ اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ رواہ ابن ماجہ فی باب الدجال
یعنی میں سب نبیوں کا آخری شخص ہوں اور تم سب امتوں میں آخری امت ہو یعنی نہ
میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری امت جب خود حضور نے اپنے
کو آخر الانبیاء فرمایا تو اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہیں
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث میں مختلف الفاظ سے اپنے کو آخر الانبیاء فرماتے ہیں۔
اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ (ابن ماجہ) فَاِنِّیْ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ (صحیح مسلم) انا خاتم الانبیاء
کنز العمال صہ ۲۵۲ ان الفاظ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ خاتم النبیین کے
معنی آخر النبیین کے ہیں جیسا کہ اہلسنت سمجھتے ہیں اب کسی مسلمان کی مجال نہیں ہے
کہ آخر کے سوا خاتم کے کوئی دوسرے معنی لے اس لئے کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ

ہر کجا قول رسول آمدہ لنگر گیرند

بلکہ مرزائیوں کی بھی مجال نہیں ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہونے
میں چون و چرا کر سکیں اس لئے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اول نورالدین کا مذہب
یہ ہے کہ وحی والہام کے معنی جو صاحب وحی والہام بیان کرے وہی صحیح ہے اور اس
کے سوا سب غلط۔ یہاں پر جب خود صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَنَا
آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فرمادیا تو اب آخر کے سوا خاتم کے دوسرے معنی لینا کسی طرح جائز
نہیں ہو سکتا۔ وھو المراد بخاری صہ ۹۱۴

اور اس جگہ مرزائی صاحبان ایک حدیث بیان کیا کرتے ہیں کہ جس کا مطلب یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لڑکے ابراہیم کیلئے فرمایا تھا کہ اگر ابراہیم زندہ
رہتا تو نبی ہوتا لہذا اس حدیث سے امکان نبی ثابت ہوتا ہے یعنی بعد حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہو سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ
صحیح بخاری صہ ۹۱۴ مطبع نظامی میں ایک حدیث مروی ہے اور اس حدیث کو اس
حدیث پر ترجیح ہے کیونکہ وہ حدیث ابن ماجہ یا کسی اور کتاب کی ہے اور یہ حدیث
صحیح بخاری کی ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے اور وہ حدیث صحیح بخاری کی

یوں ہے ۔ حدثنا اسمٰعیل قلت لابن ابی اوفی رأیت ابراهیم بن النبی
صلعم قال مات صغیرا ولو قضی ان یکون بعد محمد صلعم نبی عاش ابنہ
و لکن لا نبی بعدہ ۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں
آنحضرت صلعم کے بعد کسی قسم کا نبی ہونا مقدر ہوتا تو آنحضرت کے صاحبزادے ابراہیم
زندہ رہتے اور لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعد رسول اللہ صلعم کے نبوت کا سلسلہ بالکل بند ہو گیا ہے۔
جیسا کہ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے وہ لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی
اگر میرے بعد تقدیر خدا میں امکان نبی ہوتا تو البتہ حضرت عمر رض ہوتے۔

اثبات حیات مسیح عیسیٰ علیہ السلام منقول الکتب احادیث

(۱) عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ
لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر
ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة
خیرا من الدنیا وما فیها ثم یقول ابو هریرة واقرؤا ان شئتم وان من
اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته رواہ صحیح بخاری درباب نزول عیسیٰ
ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس ذات کی مجھکو قسم ہے جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے بیشک قریب ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریںگے
صلیب کو توڑینگے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دینگے مال کی کثرت ہو جائے گی۔
اور اسے کوئی قبول نہ کریگا یہانتک کہ دنیا و مافیہا کے مال و متاع سے ایک سجدہ
اچھا معلوم ہوگا پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل
اس ارشاد نبوی کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو ان من
اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته کیونکہ اس آیت میں صاف طور پر
خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
موت پانے سے پہلے ان پر ایمان لائینگے۔
(۲) عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ
ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت

فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر
وعمر ۔ رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفا ترجمہ :- روایت ہے عبد اللہ
ابن عمر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتریںگے عیسیٰ بیٹے مریم کے
طرف زمین کے پس نکاح کریں گے اور پیدا کی جائیگی ان کے لئے اولاد اور رہینگے
زمین میں پینتالیس ۴۵ برس پھر مرینگے اور دفن کئے جاویں گے میرے مقبرے میں درمیان
ابو بکر عمر کے پس اٹھونگا میں اور عیسیٰ بیٹا مریم کا ایک مقبرے کو ابو بکر اور عمر کے درمیان
سے روایت کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور یہ حدیث مشکوٰۃ کی شرح
مظاہر الحق جلد ۴ صفحہ ۳۸۶ میں موجود ہے اور اس حدیث کو مرزا صاحب بھی
مانتے ہیں دیکھو حاشیہ مندرجہ صفحہ ۳ نزول المسیح مصنفہ مرزا صاحب ۔ اگر یہ لوگ
سمجھتے کہ فیدفن معی فی قبری کے کیا معنی ہیں تو اتنی خوشیاں نہ کرتے۔ پس اس
(۳) حدیث کو کوئی مرزائی انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کے پیر و مرشد کی مسلمہ ہے کنز العمال
جلد ہفتم صفحہ ۲۶۸ مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدرآباد میں اسی مضمون کی حدیث
نقل کی ہے اور اس میں لفظ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض من السماء
کا بھی ہے یعنی عیسیٰ بیٹا مریم کا آسمان سے زمین کی طرف نزول کریگا اور اس حدیث
کو حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب توضیح المرام صفحہ ۳ میں بدیں الفاظ تحریر کرتے ہیں
اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور
اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کیساتھ آسمان پر جانا تصور
کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جسکا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح
ابن مریم جنکو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں کی نسبت عہد قدیم و جدید کے صحیفے
بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں
زمین پر اتریںگے اور تم ان کو آسمان سے آتے ہوئے دیکھو گے انہی کتابوں سے کس قدر ملتے جلتے
الفاظ احادیث نبویہ میں پائے جاتے ہیں (۴) ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم
قبل یوم القیامة (تفسیر در منثور) ترجمہ عیسیٰ مرا نہیں تحقیق وہ واپس آنیوالا ہے قیامت
کے دن سے پہلے ۔ ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر
زندہ ہیں قیامت کے پہلے زمین پر اتریںگے فہو المراد

اثبات حیات مسیح عیسےٰ علیہ السلام منقول از کتب مرزا صاحب

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

براہین احمدیہ ص۴۹۸ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔ براہین احمدیہ ص۵۰۵ اور حضرت مسیح نہایت جلالت کیساتھ دنیا پر اُترینگے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہیگا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دیگا۔ ازالہ اوہام جلد ۲ ص۱۰۹ طبع اول۔ اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دجال کیلئے آئیگا۔ اب اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آئے ہیں تو آپ کے مقابل پر دجال کون ہے اس سوال کا جواب میرے طرف سے یہ ہے گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور ابن مریم آوے اور بعض احادیث کے رو سے وہ موعود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آئے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانے کے پادریوں کے مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ ازالہ اوہام جلد اول بار دوم ص۱۰۹ اس عاجز کی طرف سے صرف یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہو گیا ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئیگا۔ بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول دمشق میں ہی نازل ہو۔ توضیح المرام ص۳

اب ہم پہلے صفائی بیان کیلئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کیساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جسکا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جنکو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں کی نسبت عہد قدیم و جدید کے صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اُترینگے اور تم انکو آسمان سے آتے ہوئے دیکھو گے ان ہی کتابوں سے کسقدر الفاظ ملتے جلتے احادیث نبویہ میں پائے جاتے ہیں۔ **دوستو!** مرزا صاحب کی ان کتابوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ

آسمان پر زندہ ہیں مرے نہیں اور قیامت کے پہلے آسمان سے زمین پر اُترینگے تم انکو آسمان سے آتے ہوئے دیکھو گے۔ اب کسی عاقبت اندیش مرزائی کی مجال نہیں کہ وہ انکار کر سکے کیونکہ ان کے پیر و مرشد کی معتبر الہامی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں بلکہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور پھر کسی زمانے میں زمین پر اُترینگے اور تم ان کو آسمان سے آتے ہوئے دیکھو گے فھو المراد۔ فاعتبروا یا اولی الابصار فان علینا البلاغ المبین

اثبات ممات مسیح عیسیٰ علیہ السلام منقول از کتب مرزا صاحب

نقل کفر کفر نباشد۔ اگرچہ مرزا صاحب اپنی اکثر کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ثابت کرتے ہیں مگر اپنے رسالہ الاستفتاء ص۴۳ میں علماء کرام کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

أَتُصِرُّوْنَ عَلٰى حَيٰوةِ عِيْسٰى وَتُخْطِئُوْنَ إِجْمَاعًا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ وَتَتَّبِعُوْنَ غَيْرَ سَبِيْلِ قَوْمٍ أَدْرَكُوْا صُحْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ اسْتَفَاضَ مِنَ النَّبِيِّ وَتَعَلَّمَ وَاتَّفَقَ إِجْمَاعُهُمْ عَلٰى مَوْتِ عِيْسٰى وَهُوَ الْإِجْمَاعُ الْأَوَّلُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَتَعْلَمُهُ الْعَالِمُوْنَ ٥

ترجمہ:۔ اے لوگو کیوں اصرار کرتے ہو حضرت عیسیٰ کی حیات پر اور بھول گئے ہو اس اجماع کو جسکے اوپر تمام صحابہ نے اتفاق کیا تھا اور اتباع کرتے ہو اس راستے کا جو غیر ہے اس قوم کے راستے سے جنہوں نے صحبت رسول اللہ کو پایا تھا اور ہر ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و استفاضہ کو حاصل کیا تھا اور اُن کا اجماع ہو گیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اور وہ اجماع پہلا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور اس اجماع کو سب جانتے ہیں مرزا صاحب نے دعویٰ تو عظیم الشان کیا ہے مگر اس اجماع کے بارہ میں کوئی حدیث تحریر نہیں کی۔ **اے بطلان پرست** مرزائیو! خدارا اب بھی غور کرو اور سوچو کہ کس ضلالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہو کیوں جان بوجھ کر اپنی آنکھوں میں خاک ڈال رہے ہو تمہارے میں جرأت ہے کہ اس اجماع کو دکھا سکو کتب احادیث دنیا میں موجود ہیں دنیا سے اُٹھ نہیں گئیں اگر مرد میدان ہو تو میدان میں نکلو اور کسی معتبر کتاب سے اس اجماع کو ثابت کرو مگر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ تم کسی حدیث ضعیف سے بھی اس اجماع کو ثابت نہیں کر سکو گے ان شاء اللہ تعالیٰ پھر اگر بالفرض والمحال اس اجماع کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں حیات مسیح کیوں تحریر کیا ہے جیسا کہ میں نے ابھی اثبات حیات مسیح کو نقل کیا ہے کہ مرزا صاحب کی اتنی کتابوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت ہوتی ہے اور ان کتابوں کے صفحے بھی تحریر کر دیئے ہیں پھر بھی

ص ۴۹۸ ص ۵۰۵ ازالہ اوہام جلد ۲ ص ۲۱۳ و ۲۹۹ اور توضیح المرام ص ۳ کی عبارت بنظر غور ملاحظہ کی جائے
کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پھر کسی زمانہ میں زمین پر
اتریںگے اور تم انکو آسمان سے آتے ہوئے دیکھوگے ہائے افسوس صد افسوس مرزائیوں کی حالت
پر کہ اپنے پیرو مرشد کی تصانیف کو بغرض تحقیق نہیں دیکھ سکے مرزائی دوستو خدارا اب ہی غور کرو
اور سوچو کہ کس ضلالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہو کیوں جان بوجھکر اپنی آنکھوں میں خاک ڈال رہے ہو
اگر تم صاف دل ہوکر میری اس کتاب کو پڑھوگے تو خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ جو کچھ میں نے اپنے
اس رسالہ میں تمہارے نبی صاحب کے متعلق انکی کتابوں سے نقل کیا ہے اسکی تصدیق آپ صاحبان کے
دلوں میں ہوجائیگی اور تم دوزخ کی آگ سے بچ جاؤگے اور تمہارے پیرو مرشد کی متضاد تحریریں اور
انکے کذب اور توہین انبیاء کی غرض کر لکھی گئی ہیں اور مرزا صاحب ان متضاد تحریروں کر اپنے تمام دعاوی میں
کاذب اظہر من الشمس ثابت ہوگئے ہیں اب ہی خدارا باز آؤ ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

اور جو اہل علم شائقین مناظرہ ہیں انکو چاہیئے کہ جب کبھی انکو مرزائیوں کیساتھ مناظرہ کا اتفاق پڑے
اور جس بحث میں مناظرہ طے ہوئے اسی بحث کے متعلق اس میری کتاب کو مرزا صاحب کی تحریروں
و اقوالوں کو پیش کیا جائے. اگر بحث مناظرہ حیات ممات مسیح پر ہو تو پھر مرزا صاحب کی وہ تحریریں
جو میں نے اثبات حیات مسیح کے بارہ میں کتب مرزا صاحب سے نقل کی ہیں انکو پیش کیا جائے. اور اگر
ختم نبوت پر بحث ہو تو پھر مرزا صاحب کی وہ تحریریں جو میں نے مرزا صاحب کے انکار
دعویٰ نبوت کے متعلق مرزا صاحب کی کتب سے نقل کی ہیں پیش کی جائیں اور اگر بحث صداقت
مرزا پر ہو تو پھر مرزا صاحب کے وہ سفید جھوٹ جو میں نے نمبروار تحریر کئے ہیں انکو بطور
استدلال پیش کیا جائے اگر بطلان پرست مرزائی ولو تقول علینا بعض الاقاویل والی
آیت کو پیش کرکے صداقت مرزا کو ثابت کرنے کی کوشش کریں تو پھر اس وقت وہ جواب جو میں
نے اس آیت کے متعلق شروع کتاب میں تحریر کیا ہے اس کو پیش کیا جائے اور
جو امثلہ اس جواب کے متعلق تحریر کی گئی ہیں ان کو پیش کرکے انکو لاجواب کیا جائے.
اور توہین انبیاء کرام کو دکھایا جائے. تاکہ ان کو عبرت ہو. اور اپنے عقائد قبیحہ و باطلہ
و فاسدہ سے توبہ کریں ؎

پس سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار
اب مانو نہ مانو تم ہو مختار

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ط وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

بندہ احقر العباد نادر علی عفی عنہ گڑھشنکر ضلع
ہوشیارپور محلہ جوڑیاں